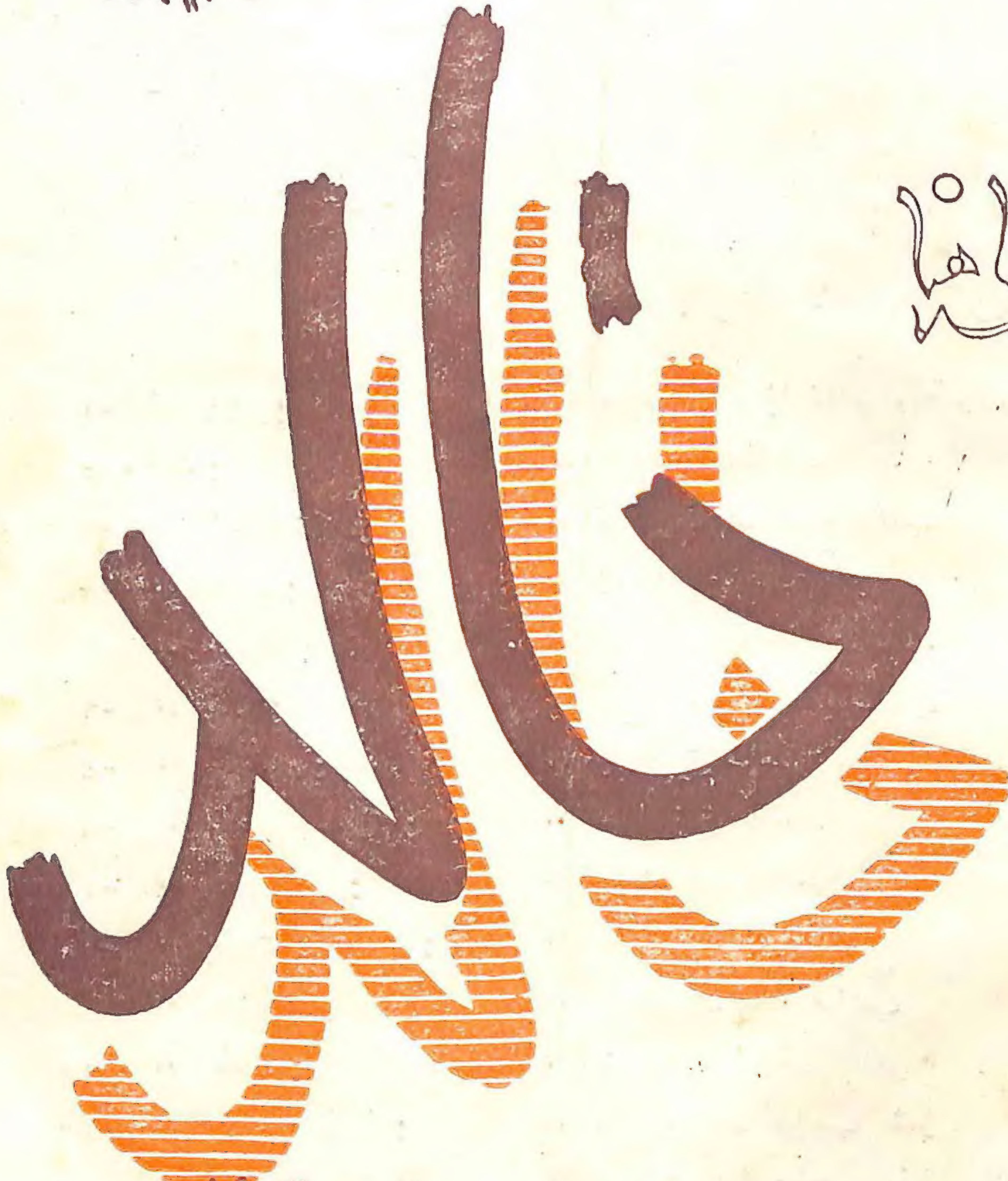


قوم کی اصلاح اور خواتین کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی

ماہنامہ



نہوت ۱۳۵۳ھ شہ — نومبر ۱۹۷۴ء

شرح چندہ :

: دس روپے

: ایک روپیہ

سالانہ

ماہوار

ایڈیٹر

جمیل الرحمن رفیق



# مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

برائے سال 1353/54 ھش—1974/75ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مندرجہ ذیل احباب کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی مجلس عاملہ کا رکن مقرر کیا گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب عہدیداران کو اپنے فضل و کرم سے خدمت کی غیر معمولی توفیق دے اور ان کی کوششوں کو ہرکتوں سے نوازتے ہوئے شرف قبولیت عطا کرے آمین۔

عطاء المجیب راشد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب

۱۔ نائب صدر :

،، اللہ بخش صاحب شاہد

۲۔ معتمد :

،، ڈاکٹر لطیف احمد صاحب

۳۔ مہتمم خدمت خلق :

،، محمد اسلم صاحب صابر

۴۔ ،، تعلیم :

،، سلطان احمد صاحب شاہد

۵۔ ،، تربیت :

،، شیخ مبارک احمد صاحب

۶۔ ،، مال :

،، محمد شفیق صاحب قیصر

۷۔ ،، عمومی :

،، عبدالرزاق صاحب

۸۔ ،، صحت جسمانی :

،، حمید احمد صاحب خالد

۹۔ ،، وقار عمل :

،، محمد اسلم صاحب شاد

۱۰۔ ،، صنعت و تجارت :

،، قریشی محمد اسلم صاحب

۱۱۔ ،، تحریک جدید :

،، لثیق احمد صاحب طاہر

۱۲۔ ،، اطفال :

،، منصور احمد صاحب بشیر

۱۳۔ ،، مجالس بیرون :

،، مرزا محمد دین صاحب ناز

۱۴۔ ،، اصلاح و ارشاد :

،، ماسٹر عبدالمجید صاحب

۱۵۔ ،، تجنید :

،، جمیل الرحمن صاحب رفیق

۱۶۔ ،، اشاعت :

،، مبارک احمد صاحب طاہر

۱۷۔ ،، مقامی :

،، منور شمیم صاحب خالد

۱۸۔ ،، امور طلبہ :

،، مبارک احمد خان صاحب

۱۹۔ ،، محاسب :



# تذیب

- تحریک جدید اور خدام الاحمدیہ کا سالِ نو (اداریہ) ص ۱
- خدام الاحمدیہ کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح
- الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام ص ۵
- ہمارے بڑے بھائی مان جائیں گے (ظلم) ص ۵
- ویلکم الناس فی المهد وکھلا {
- ومن الصالحین - ص ۶
- ایک اعتراض اور اس کا جواب ص ۱۱
- مسلمان فرقوں کا تعارف ص ۱۲
- کمال محمد صلی اللہ علیہ وسلم (نعت) ص ۱۹
- غلبہ اسلام کی آسمانی حکیم (تحریک جدید) کے {
- نئے سال کا اعلان - ص ۲۰
- مجلس عالمہ خدام الاحمدیہ مرکز یہ کا مختصر تعارف ص ۲۲



پبلشر :- محمد شفیع قیصر  
 پرنٹر :- سید عبدالحی  
 مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ  
 مقام اشاعت :- دفتر ماہنامہ "خالد" دارالصدر جنوبی ربوہ  
 سالانہ چندہ  
 وٹس روپے  
 قیمتہ فی پرچہ  
 ایک روپیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مُحَمَّدًا وَفَصَلِّ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ  
 اسْتَبَقُوا الْخَيْرَاتِ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکز یہ کا ترجمان

"تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں"

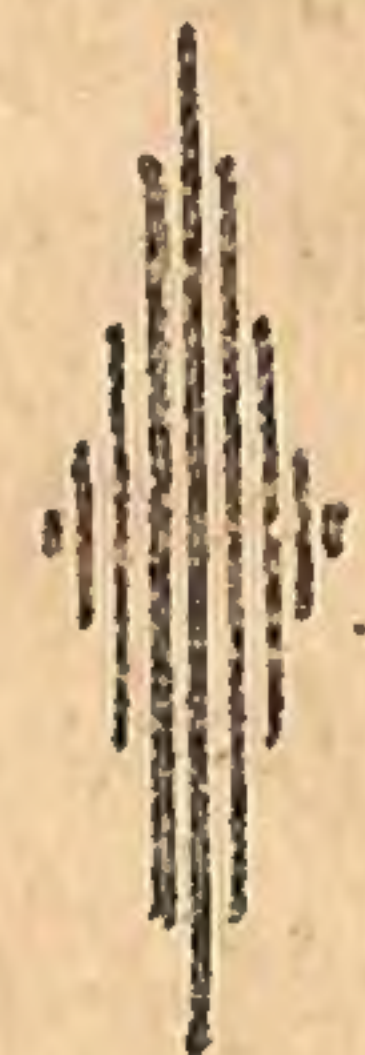
— (المسیح الموعود) —

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"  
 (المصلح الموعود)

سَلامٌ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْمَوْلَا  
 خَالِد

جلد ۲۱ نبوت ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ شمارہ

نومبر ۱۹۶۲ء



ایڈیٹر

جمیل الرحمن رشید



تحریک جدید اور خدام الاحمدیہ کا

# سال نو

اسے ماہ غلبہ اسلام کی آسمانی سکیم اپنی زندگی کی چالیس تا بنائے بہاریں دیکھ کر کیا یسویں بہار میں داخل ہو گئی ہے۔ بلاشبہ یہ ایک ایسی عظیم الشان تحریک ہے جو اپنی نظیر آپ ہے۔ حضرت الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے الہی اشارہ سے اس بابرکت تحریک کا اجراء فرمایا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا:

”یہ خیال مت کرو کہ تحریک جدید میری طرف سے ہے۔۔۔ یہ مت خیال کرو کہ جو نہیں نے کہا وہ میری طرف سے ہے بلکہ یہ اس نے کہا ہے جس کے ہاتھ میں تمہاری جان ہے۔ میں اگر مری بھی جاؤں تو دوسرے سے ہی کہلوائے گا۔۔۔ بہر حال چھوڑے گا نہیں جب تک تم سے اس کی پابندی نہ کرائے۔“

(الفصل ۳۱، نومبر ۱۹۳۵ء)

اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا جس کی خبر الہی نوشتوں میں دی گئی تھی یہی دور ہے جس میں سے ہم گزر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی ازلی تقدیر کے مطابق وہ وقت آگیا ہے کہ ادیان باطلہ اپنے تمام تر دجل و فریب کے ساتھ صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹ جائیں اور دین حنیف کا بول بالا ہو اور ایک دفعہ پھر خدا اور اس کے رسولؐ کی حکومت قلوب پر قائم ہو۔ اسی مقصد کو باحسن طور انجام دینے کے لئے قرن حاضر میں الہی منصوبہ کے ماتحت تحریک جدید کا پودا نصب کیا گیا جسکی آبیاری مخلصین جماعت نے مسلسل جانی، مالی، قلمی اور لسانی طور پر کی، آج یہ پودا ایک درخت بن چکا ہے جس کی شاخیں عالم پر محیط ہو چکی ہیں اور اس شجرہ مبارک کے شیریں پھل ملک ملک کے باشندوں نے چکھے ہیں۔ آج کے دور ابتلاء میں پہلے سے زیادہ اس بات کی ضرورت ہے کہ خدام احمدیت زیادہ جوش و جذبہ سے آگے آکر اس آسمانی سکیم کی جلد از جلد کامیابی و فتح یابی کے لئے اپنا حق من و عن پیچھا کریں۔

پیکم نومبر کو خط جمعہ میں ہمارے پیارے امام مہمام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے ہر سہ فائدہ کے لئے سالوں کا اعلان فرمادیا ہے۔ اس تعلق میں حضورؐ کے اپنے کلمات اسی اشاعت میں



شامل ہیں جنہیں پڑھ کر انشاء اللہ ہر مخلص احمدی کی رگوں میں جوش قربانی کا ایک نیا خون دوڑنے لگے گا۔

**خدا امرا احمدیہ** اور تحریک جدید کا نیا سال ایک ساتھ شروع ہوتا ہے جس میں یہ اشارہ پنہاں ہے کہ تحریک جدید کی قربانیوں کے ساتھ خصوصیت کے ساتھ خدام الاحمدیہ کا تعلق ہے۔ اب جبکہ تحریک جدید اور خدام الاحمدیہ کے سال نو کا آغاز ہو چکا ہے تو تمام خدام کا فرض ہے کہ ایک نئے جوش کے ساتھ اپنے آپ کو دینی کاموں کے لئے پیش کریں جن امور میں سال گزشتہ کے دوران ہم سے کوتاہی ہوئی ہے ہمیں اس سال عزم کرنا چاہیے کہ اب کے ایسی کوتاہی نہیں ہوگی۔ ہمیں امید ہے کہ تمام مجالس پہلے سے زیادہ چستی اور تندہی سے لائحہ عمل کے مطابق کام کریں گی اور فاستبقا الخیرات کے قرآنی حکم کے مطابق نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی خصوصی سعی کریں گی۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سال نو کا پیغام لوہا لالہ جماعت کے نام اسی شمارہ میں شامل ہے۔

## استاذ

لکھنا ہے افسوس ہے کہ بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے ماہ گزشتہ اور ماہ رواں کے پرچوں کی اشاعت میں خاصی تاخیر ہوئی ہے۔ شاید ماہ دسمبر کے پرچہ پر بھی کچھ اثر پڑے۔ ہر چند کہ ایک اخبار یا رسالہ کا بروقت شائع ہو کر قارئین کے ہاتھوں میں پہنچ جانا از حد ضروری ہے اور اس کے لئے سعی بلیغ بھی کی جاتی ہے مگر یاں ہم بعض ایسے مواقع پیدا ہو گئے جس کی وجہ سے مذکورہ بالا تاخیر واقع ہو گئی نئے سال میں بفضلہ تعالیٰ ادارہ اور زیادہ کوشش کریں گے کہ ایسی تاخیر آئندہ نہ ہو۔ وبالله التوفیق۔

**خالد آپ** کا اپنا ماہنامہ ہے اس کو بہتر سے بہتر بنانا آپ کا فرض ہے۔ قارئین کرام اس کے معیار کو بلند کرنے اور زیادہ سے زیادہ جاذب بنانے کے لئے مختلف ذرائع سوچتے ہوں گے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اس تعلق میں آپ ہمیں اپنے قیمتی مشوروں سے نوازیں۔ انشاء اللہ حتیٰ المقدور آپ کے مشوروں پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

**اعتراف** مکرم محمد شفیع صاحب قیصر نے بطور ایڈیٹر سالہ خالد کی سال بھر خدمت کی ہے۔ ادارہ آپ کی خدمات کا اعتراف کرتا ہے اور آپ کا بے حد محنتوں ہے۔ موصوف کو مرکزی مجلس عاظمہ میں نئی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی گزشتہ مساجد کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی خدمات بجالانے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین



خُذْ أَمْرَ الْإِحْدَادِ حَسْبَ نَامٍ

# سید حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث اید اللہ العزیز کا مکتوب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے درخواست کی کہ اس سال سالانہ اجتماع نہ ہو سکنے کی وجہ سے خدام کو اپنے آقا کا روح پرور خطاب سننے کا موقع نہیں مل سکا۔ اگر حضور پسند فرمائیں تو اپنے خدام کی تشنگی کو دور کرنے کے لئے خالدا میں اشاعت کے لئے مختصر پیغام عنایت فرمائیں جسور نے ازراہ شفقت صدر محترم کی درخواست کو قبول فرماتے ہوئے اپنے خدام کے نام درج ذیل پیغام مرحمت فرمایا ہے۔ (ادارہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نَحْمَدُكَ يَا عَلِيَّ رَسُولَ الْكَرِيمِ وَعَلَى عَبْدِكَ الْمَسِيحِ الْمَوْعُودِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ  
ہو اے اسی

نونا لان جماعت! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ آپ کے احلاس میں برکت دے غلبۂ اسلام کی اس مہم میں آپ کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور ہر قربانی پیش کرنے کی توفیق دے اور اسے قبول فرمائے آمین

ہمارا خدا بیدار کرنا والا خدا ہے ہم نے ہمیشہ اس کے پیار کے حسین جلوے دیکھے اور اس کے احسانات کو بارش کے قطروں کی طرح نازل ہوتا دیکھا۔ ہر آڑے وقت میں وہ ہماری مدد کے لئے آیا۔ اُس نے کبھی ہمارا ساتھ نہیں چھوڑا پس آپ بھی اس کے باوفا بندے بنیں کبھی اُس سے بے وفائی نہ کریں۔ اُسی پر توکل رکھیں اور کبھی اس کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث



Digitized By Khilafat Library Rabwah

# ہمارے روتھے ہوئے بھائی مان جیائیں گے

(محترم چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔اے)

دیئے وفا کے ہر اک موڑ پر جلائیں گے  
 ستم شعار کو یوں اپنا ہم بنائیں گے  
 گلی گلی میں کروا ہتھام دار و رسن  
 ہر اک مقام پہ منصوبہ بن کے آئیں گے  
 دلوں میں شوقِ شہادت ہے موجزن پیار  
 قیامِ حق کے لئے اپنا سر کٹائیں گے  
 ہمارے چہرے رہیں گے سدا تبسم ریز  
 تمہاری سنگ زنی پر بھی مسکرائیں گے  
 خیالِ یوسفِ دُوراں رہے مرے پیار  
 کہ آڑے وقت میں یوسف ہی کام آئیں گے  
 ہمارا نام کہاں تک چھپا سکو گے تم  
 رقیب روزِ جوشہمت نئی لگائیں گے  
 ہمیں یقین ہے شبیر ایک دن آخر  
 ہمارے روتھے ہوئے بھائی مان جائیں گے



# وَكَلَّمَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهَلًا وَمِنْ الصَّالِحِينَ

(محترم پیر معین الدین صاحب رابعہ)

حضرت مسیح کی پیدائش سے پہلے اُن کے متعلق حضرت مریمؑ کو جو بشارات دی گئیں اُن میں سے ایک وہ تھی جو اس مضمون کا عنوان ہے اور سورۃ آل عمران میں بیان ہوئی ہے۔

مَہْد کے بنیادی معنی کسی چیز کو ہموار کرنے یا تیار کرنے کے ہیں اور اسی بناء پر یہ لفظ کسی چیز کی تیاری کے زمانہ کے لئے اور ”گہوارہ“ کیلئے استعمال ہوتا ہے اور اس آیت میں مفسرین نے اس سے بچپن کا زمانہ مراد لیا ہے۔

کَہَل کے معنی ادھیڑ عمر کے شخص کے ہیں۔ کئی مفسرین نے ۳۱ یا ۳۵ سے ۵۱ سال تک کی عمر کو اور ثعلبی نے ۴۰ سے ۶۰ سال تک کی عمر کو کَہُولت کی عمر قرار دیا ہے اور لسان العرب اور مفردات راغب میں ہے کہ کَہَل وہ ہے جس کے بال بڑھاپے نے سفید کر دیئے ہوں۔ اور اِکْتَهَل التَّيَاتُ اُس وقت کہتے ہیں جب نبات پورا قد نکال کر سوکھنے کے قریب پہنچ جائے (راغب) لہذا اس بارہ میں ثعلبی کا قول نہایت وزنی معلوم ہوتا ہے۔ اور منن الرحمن میں حضرت مسیح موعودؑ نے بھی

لکھا ہے کہ (۴۰ سے) ۶۰ سال تک کی عمر والے شخص کو کَہَل کہتے ہیں۔

بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ اِکْرِيْكَمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهَلًا کا مطلب یہ لیا جائے کہ حضرت مسیح ایک دفعہ مَہْد میں کلام کریں گے اور پھر کَہَل ہو کر کلام کریں گے۔ تو چونکہ اس سے یہ اشارہ نکلتا ہے کہ درمیانی عرصہ میں وہ گنگ رہیں گے اس لئے یہ الفاظ مبینی پر خوشخبری نہیں رہتے۔ لہذا ہمیں ماننا پڑے گا کہ اِن الفاظ سے منشاء صرف یہ ظاہر کرنا تھا کہ وہ بچپن ہی سے کلام کرنا شروع کر دیں گے اور کَہُولت کی عمر تک کلام کرتے رہیں گے یعنی نہ گونگے ہوں گے اور نہ جلد فوت ہوں گے۔ لیکن خاکسار عرض کرتا ہے کہ جب اُنکے متعلق یہ کہہ دیا گیا کہ وہ وَجِيْہ ہوں گے اور رَسُوْل ہوں گے تو اس کے بعد یہ بتانے کی تو ضرورت ہی نہیں تھی کہ وہ گونگے نہیں ہوں گے۔ اور اگر مقصد اُن کے لمبی عمر والا ہونے کی طرف اشارہ کرنا تھا تو اس کے لئے کَہُولت کی عمر میں کلام کرنے کا ذکر غیر موزوں ہے کیونکہ کَہُولت کا زمانہ کسی بھی اہل نعت کے نزدیک



۶۰ سال سے اوپر نہیں جاتا اور حدیث نبویؐ کی رو سے حضرت مسیحؑ کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔ گویا کمولت کی عمر کی زیادہ سے زیادہ حد سے بھی دو گنا۔

بات دراصل یہ ہے کہ مذکورہ بالا اعتراض صرف اسی صورت میں پڑتا ہے جو کلام سے عام کلام مراد لیا جائے ورنہ اگر اس سے خاص کلام مراد ہو تو یہ اعتراض ہرگز نہیں پڑتا کیونکہ کسی شخص کا دو موقعوں پر خاص کلام کرنا یہ ظاہر نہیں کرنا کہ درمیانی عرصہ میں وہ گنگ رہا۔ اور یہاں خاص کلام ہی مراد ہے کیونکہ کلام فی المہد کے ساتھ کمولت کے کلام کا ذکر بھی کیا گیا ہے حالانکہ عام کلام کی صورت میں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہو سکتی تھی اور سورۃ المائدہ میں اِذْ نَزَّلْنَا الْقُرْآنَ فِي الْمَهْدِ وَكَهَلًا سے پہلے حضرت مسیحؑ کے روح القدس سے مؤید ہونے کا ذکر بھی ہے اور روح القدس سے تائید پا کر جو کلام کیا جائے وہ عام کلام ہو سکتا ہی نہیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ خاص کلام سے کیا مراد ہے۔ سو اگر تو کلام فی المہد اور کمولت کا کلام دونوں بعد از نبوت ہوں تو اس میں شبہ نہیں ہو سکتا کہ اس سے خدا تعالیٰ کی رسالت کا لوگوں تک پہنچانا ہی مراد ہے کیونکہ نبی کا ہمہ وقت یہی کام ہوا کرتا ہے لیکن اگر ان میں سے مہد کا کلام قبل از نبوت کا ہو تو پھر اس سے مراد محض حق و حکمت کی باتیں ہوں گی۔

اگر پہلی صورت ہو یعنی کلام فی المہد اور کمولت کا کلام دونوں بعد از نبوت کے کلام ہوں تو اس پر سوال ہوگا کہ نبی تو ساری عمر ہی خدا تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتا رہتا ہے۔ پھر اس آیت میں زمانہ مہد اور زمانہ کمولت کے درمیانی زمانہ اور اسی طرح کمولت کے بعد کے زمانہ کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا اور ایسا کیوں ہے کہ حضرت مسیحؑ کی مامورانہ زندگی کے چار حصے کر کے ان میں سے پہلے حصہ کو لیا گیا ہے اور دوسرے کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ پھر تیسرے حصہ کو لیا گیا ہے اور چوتھے کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ سو جاننا چاہیے کہ ایسا کر کے یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ یُكَلِّمُ النَّاسَ... الخ میں کلام کرنے سے کلام کا آغاز کرنا مراد ہے اور مطلب یہ ہے کہ وہ دو دفعہ اپنی دعوت شروع کریں گے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ایک ہی چیز کے دو آغاز کیسے؟ سو جاننا چاہیے کہ انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی لگی ہوئی ہے پس یُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهَلًا میں یہ اشارہ کر کے کہ حضرت مسیحؑ اپنی دعوت کا آغاز دو دفعہ کریں گے یہ بتایا گیا تھا کہ ان کو اپنی بعثت کے مقام سے ہجرت کرنا پڑے گی اور ان کا دارالہجرت ایک دور دراز کا مقام ہوگا جہاں پہنچ کر کام کرنا گویا نئے سرے سے کام کرنا ہوگا۔ اور جب وہ پہلی دفعہ اپنی دعوت کا آغاز کریں گے تو اس وقت وہ اپنی عمر کے زمانہ مہد میں ہوں گے (خواہ اس اعتبار سے کہ اس وقت یہ وہ ان کے بارہ میں کَيْفَ نَزَّلْنَا الْقُرْآنَ فِي الْمَهْدِ وَكَهَلًا



فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا کہہ کر اُن کو بچہ قرار دیں گے  
یا کسی اور اعتبار سے، لیکن جب وہ دوسری دفعہ یعنی  
اپنے دارالہجرت میں پہنچ کر اپنی دعوت کا آغاز کریں گے  
تو اُس وقت وہ بہر حال ایک کھل بن چکے ہوں گے۔  
یہاں سوال ہو سکتا ہے کہ بے شک یہود نے  
حضرت مسیح کے متعلق اُس وقت بھی کہ جب وہ جَعَلَنِي  
نَبِيًّا کہنے والے تھے کَيْفَ زَكَّيْتُمْ مَنْ كَانَ  
فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا کہہ کر انہیں بچہ قرار دینا تھا  
لیکن خدا تعالیٰ کو تو پتہ تھا کہ وہ مامور ہونے کے  
وقت مہد کا بچہ نہیں ہوں گے۔ پھر اُس نے  
حضرت مریم کو بشارت دیتے ہوئے يَكْلَمُ النَّاسَ  
فِي الْمَهْدِ کیوں فرمایا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت  
مریم کو بیٹے کی بشارت اُن کی کنوارگی میں دی جا رہی تھی  
اور ان کو یہ فکر پیدا ہونا لازمی بات تھی کہ جب  
لوگ باتیں بنائیں گے تو وہ اُن کو کیا جواب دیں گی  
اس لئے خدا تعالیٰ نے ان الفاظ میں اُن کو تسلی دلائی  
کہ تیرا موعود لڑکا ابھی چھوٹی عمر کا اور (گوارہ کے  
بچہ کی طرح) تیری کفالت ہی میں ہوگا کہ ہم اُسے  
نبی بنا دیں گے اور وہ خود لوگوں کو جواب دے لیگا۔  
چنانچہ سورہ مریم کے الفاظ فَانْتَبِهْ قَوْمَهَا  
تَحْمِلُہٗ میں اس کی طرف ایک لطیف اشارہ بھی ہے  
کہ منصب نبوت پانے کے وقت حضرت مسیح اپنی والدہ  
کی کفالت میں تھے اور یہی یہاں مراد ہے وَرَبُّكَ يَكْلَمُ  
النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا کے بعد وَمِنْ  
الصَّالِحِينَ کے الفاظ بڑھا کر اُسی وقت یہ واضح

کر دیا گیا تھا کہ عام معنی میں وہ گوارہ کے بچہ نہیں ہوں گے  
عین ممکن ہے کہ اس زمانہ کے مسیح کی طرح مسیح ناصری  
بھی عبادت اور دینی کاموں میں اتنے محو رہتے ہوں  
کہ انہیں دنیا کمانے کی ہوش ہی نہ ہو اور اُن کی والدہ  
جن کو راہبہ ہونے کی وجہ سے کافی تحائف پہنچتے رہتے  
تھے اُن کی ضروریات کا خیال رکھتی ہوں پس وَرَبُّكَ يَكْلَمُ  
النَّاسَ فِي الْمَهْدِ میں اسی امر کی طرف اشارہ تھا  
اور حضرت مریم نے یہ اشارہ پا بھی لیا تھا اسی لئے  
تو جب یہود نے اُن پر الزام لگایا تو انہوں نے مسیح کی  
طرف اشارہ کر دیا کہ یہ جواب دے گا۔ اس کے علاوہ  
آغاز نبوت کے وقت حضرت مسیح کا لوگوں سے کلام  
کہنا کلام فی المہد اس اعتبار سے بھی تھا کہ  
وہ زمانہ اُن کے مشن کی تکمیل کے لئے گویا تیاری کا  
زمانہ تھا۔

بہر حال اگر مندرجہ بالا تشریح اختیار کی جائے  
تو حضرت مسیح کے زمانہ مہد کے کلام اور گہولت کے  
کلام کو دو الگ الگ زمانوں کے کلام کے طور پر پیش  
کئے جانے پر کوئی اعتراض بھی باقی نہیں رہتا۔ اور اس  
قصہ کا قرآن کریم میں بیان ہونا ایک بڑی حکمت پر  
مبنی بھی ٹھہرتا ہے اور وہ حکمت یہ ہے کہ اس سے یہ  
اشارہ ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کے متعلق اُن کی بعثت  
سے بھی پہلے یہ مقدّر ہو چکا تھا کہ وہ اپنے مبعوث  
ہونے کے مقام پر تھوڑا عرصہ ہی قیام کریں گے اور  
اس کے بعد ایک دور دراز کے مقام کی طرف ہجرت  
کر جائیں گے اور اس طرح اس سے ثابت ہوتا ہے



کہ نہ حضرت مسیح اپنے دعویٰ کے چند سال کے اندر صلیب پر مارے گئے اور نہ وہ آسمانوں پر اٹھائے گئے۔

اگر کام سے نبوت کا کلام مراد لیا جائے کہ اوپر کی تشریح میں لیا گیا ہے تو اس قصہ کے قرائد کریم میں درج کئے جانے کا ایک اور بڑا فائدہ بھی ہے اور وہ یہ کہ جس طرح اس ذکر میں کہ مسیح خدا تعالیٰ کی رسالت کو لوگوں تک پہنچانے کا دودھن آغا ز کریں گے اُن کے دو مقامات پر خاص طور پر کام کرنے کی طرف یا الفاظ دیگر اُن کی ہجرت کی طرف اشارہ ہوتا ہے وہاں اس سے اُن کی دو بعثتوں کی طرف بھی اشارہ ہوتا ہے اور پتہ لگتا ہے کہ اُن کی پیدائش سے بھی پہلے یہ مقدر ہو چکا تھا کہ اُن کی پہلی بعثت کا آغاز زمانہ ہجری میں ہوگا اور دوسری بعثت کا آغاز کھولت کی عمر میں ہوگا۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ خود دوبارہ دنیا میں آئیں گے کیونکہ انہوں نے تو اپنی بعثت اولیٰ ہی میں کھولت کی عمر سے وہ گناہ پالینی تھی بلکہ اس کا مطلب یہ تھا کہ جس شخص کے دور میں اُن کی دوسری بعثت مقدر ہے وہ مامور ہونے کے وقت کھولت کی عمر کو پہنچا ہوا ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَعْدِ وَكَهْلًا  
کے بارہ میں ہمارے اس استدلال کی کہ اس میں حضرت مسیح کے بعد رسالت کے دو دوروں اور اُن کی دو بعثتوں کی طرف اشارہ ہے تاہم اس کے ماقبل سے بھی ہوتی ہے۔

حضرت مریم کو جو خوشخبری حضرت مسیح کے بارہ

میں دی گئی تھی اُس میں يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَعْدِ وَكَهْلًا سے پہلے وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ کے الفاظ بھی ہیں۔ دُنْيَا کا لفظ آدنی کا مؤنث ہے جو "قریب تر" کے معنی میں آتا ہے خواہ یہ قریب تر ہونا بلحاظ مقام ہو جیسے آیت نہ کے الفاظ فی آدنی الْآرْضِ میں یا بلحاظ وقت ہو جیسے آیت نہ کے الفاظ آدنی مِنْ ثَلَاثِي اللَّيْلِ میں۔ اسی طرح لفظ "آخِرَة" کے معنی پیچھے آنے والی چیز یا کسی چیز کے آخری سرے کے ہوتے ہیں خواہ اس کا تعلق وقت سے ہو یا مقام سے۔ چنانچہ السَّاعَةُ الْآخِرَةُ بھی کہتے ہیں اور اَلْآخِرَةُ الْآخِرَةُ کے الفاظ بالمقابل آئے ہیں اِس لُكْ اَلْآخِرَةُ سے قریب کا مقام مراد لیں تو "الْآخِرَةُ" سے دور کا مقام مراد لینا ہوگا اور اَلْآخِرَةُ الْآخِرَةُ سے قریب کا زمانہ مراد لیں تو "الْآخِرَةُ" سے دور کا یا آخری زمانہ مراد ہوگا۔ اب اگر "الدُّنْيَا" اور "الْآخِرَةُ" سے

على الترتیب قریب کا مقام اور دور کا (یا آخری) مقام مراد ہوگا وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ کے الفاظ میں بتایا یہ گیا تھا کہ حضرت مسیح کی ایک جاہل قریب کے مقام پہلے کی اور ایک وجہ است دور کے مقام پہ جو اُن کی سنی جانہ زندگی کی آخری منزل یعنی ذات قدس پر کا مصداق مقام ہے ہوگا یا یہ الفاظ دیگر اس میں اُن کی ہجرت کی طرف اشارہ تھا کہ یہ تو رات کے عوارہ کے بھی یہ مطالبات ہیں جس میں تیری







# ایک اعتراض اور اس کا جواب

(شہزادہ جناب چوہدری شبیر احمد صاحب فرماتے ہیں)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کے پیر معارف کلام میں ایک نکتہ شہر درج ہے کہ  
”جگر پیر ہماری جہاں بند ہے  
کہ وہ گوئے صنم کا رہنما ہے“

کچھ عرصہ ہو اس پر ایک خود ساختہ روحانی  
ادیب نے اعتراض کیا تھا کہ ”گوئے صنم“ کی بندش ادبی  
نحاطہ سے غیر روحانی بندش ہے۔ اس کے جواب میں  
سب سے پہلے مختصر صنف کے روحانی پہلو کو نظر انداز کرتے  
ہوئے ان کی ادبی معلومات کا پول کھولنا ضروری ہے  
اس غرض کے لئے فرہنگ آصفیہ جلد سوم (مطبوعہ  
اسلامی پریس لاہور) کے صفحہ ۲۲ پر بیان کردہ تشریح  
زیر لفظ ”صنم“ ملاحظہ فرمائی جائے۔

”صنم۔ اسم مذکر۔ چونکہ ثبت ہر طرح سے  
سڈول اور تناسب اعضا میں نہایت خوشن وضع  
ہوتا ہے۔ اس وجہ سے اہل فارس اور اردو والے  
مجازاً معشوق کے معنی میں استعمال کرنے لگے۔

بعض موقع پر شعراء نے مرشد، پیر یا خدا تعالیٰ  
سے بھی مراد لی ہے۔“

اس تشریح سے صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ  
کی طرف معشوق اور صنم کے اعتبار سے منسوب کرنا  
اردو ادب کے عین مطابق ہیں۔ فرہنگ آصفیہ کی اس  
تشریح کے مطابق مذکورہ بالا شعر کا مطلب یوں بنے گا  
”ہماری جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
پر قربانی ہے کیونکہ وہ ہمیں خدا تعالیٰ کے گوہر تک  
پہنچانے کے لئے رہنما ہیں۔“

اس سیدھی سادی اور حقیقی تشریح کی روشنی  
میں شعر زیر بحث کا کہنے والا۔ اللہ تعالیٰ کو معشوق  
حقیقی تسلیم کرنے والا اور اس کے حضور بنی نوع کو  
پہنچانے کا واسطہ ذریعہ سرور کائنات حضرت محمد صلی  
اللہ علیہ وسلم کی ذات باریکات کو ماننے والا اور  
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بے مثل خوبی کے باعث  
آپ پر سوا خدا کرنے والا ثابت ہوتا ہے۔ اگرچہ شریعت  
روحانی ادیب اس طریقے کو غیر روحانی تصور فرمائیں  
تو اس کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ

”شاید تمہاری فہم کا ہی کچھ تصور ہو  
شاید وہ آزمائش رتبہ غصود ہو“



ایک مختصر خاکہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

## مسلمان فرقوں کا تعارف

ایک سو سالانہ تاریخی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ کمرہ کے موقع پر چھپا ہوا خطا

(محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد)

مسلمانان عالم کو تین مشہور اور بڑے

فرقوں میں منقسم ہیں :-

(۱) اہلسنت والجماعت

(۲) اہلحدیث

(۳) شیعہ

خلفاء اربعہ (حضرت

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت

عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) پر

ایمان لاتے اور ائمہ فقہ کی تقلید واجب قرار دیتے ہیں

اس فرقہ کی چار اہم شاخیں ہیں حنفی، مالکی، شافعی و حنبلی

حنفی :- حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نعلان بن

ثابت (ولادت بمقام کوفہ ۸۰ھ - وفات ۱۵۰ھ)

کے پیروکار جو دوسرے تمام فرقوں سے زیادہ ہیں اور

برصغیر پاک و ہند، افغانستان، ترکی، مصر، شام،

لبنان اور البانیہ وغیرہ ممالک میں بکثرت پھیلے ہوئے

ہیں۔ پیروکاروں کے دو مشہور مکاتب فکر ہیں۔ بریلوی،

دہلوی وغیرہ۔

بریلوی :- اس مسلک کے بانی جناب مولوی

احمد رضا خاں صاحب تھے جو قصبہ بالنس بریلی میں ۱۲

جولائی ۱۸۵۶ء کو پیدا ہوئے اور ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء

کو انتقال کیا۔ مولوی بدیع الدین احمد رضوی شادری

گورکھپوری نے "سوانح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلی" کے

نام سے ان کی مفصل سوانح لکھی ہیں۔ آپ کے مرید

آپ کو "حضور پر نور"، "عظیم البرکت"، "امام اہلسنت"

"قائم بدعت"، "مجدد باۃ حاضرہ" وغیرہ القاب سے یاد

کرتے ہیں۔

آپ نے مختلف نزاعی اور علمی مباحث پر نہایت

کثرت سے کتابیں لکھیں اور شائع کیں اور فاتح خوانی

چہلم، گیارھویں شریف، عرس، تصور شیخ، سجدہ عظیم،

قیام میلاد النبی، یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیدائے قادری اور

گیارھویں کی تذرونیاز کو نور شہور سے رواج دیا۔

مخصوص عقائد :- ہمارے یہاں اکثر

گدی نشین اور سجادہ نشین آپ ہی کے مسلک پر گامزن

ہیں۔ بریلوی فرقہ کے ممتاز و مخصوص مسائل یہ ہیں :-



جامعہ حنفیہ دارالعلوم اشرف المدارس (اوکاڑہ)۔  
جامعہ رضویہ مظہر الاسلام (لاہور)۔ جامعہ نظامیہ  
غوثیہ (وزیر آباد)۔

دیوبندی : حنفیوں کا یہ دوسرا گروہ  
دارالعلوم دیوبند کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ اس  
عظیم الشان درسگاہ کی ابتداء ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ (مئی  
۱۸۶۶ء) کو ہوئی۔ پہلے استاد جناب ملا محمود صاحب  
اور پہلے شاگرد مولوی محمود الحسن صاحب تھے (فتاویٰ  
دارالعلوم دیوبند ص ۱) مدرسہ کے بانی حضرت مولانا  
محمد قاسم صاحب نانوتوی جیسے عالم ربانی تھے جو ۱۲۳۸ھ  
میں پیدا ہوئے اور ۱۲۹۷ھ (۱۵ اپریل ۱۸۸۰ء)  
میں یعنی جماعت احمدیہ کی بنیاد سے قریباً نو برس پیشتر  
واصل بحق ہو گئے۔ آپ کی تصانیف میں سے "تذویر الناس"  
کو شہرت دوام حاصل ہے اور جماعت احمدیہ کے مسلک  
کی تائید کرتی ہے۔ آپ کی وفات کے بعد جناب مولوی  
رشید احمد صاحب گنگوہی مدرسہ کے سرپرست اور مفتی  
قرار پائے جن سے دیوبندی مکتبہ فکر کی مستقل انجیل  
پڑی۔ آپ کے فتوے "فتاویٰ رشیدیہ" کے نام سے  
شائع شدہ ہیں جن میں سے بطور نمونہ دو دلچسپ فتاویٰ  
ملاحظہ ہوں۔ لکھتے ہیں :-

(۱) "احیائے حق کے واسطے کذب

درست ہے مگر تا امکان تعزین

سے کام لیوے۔ اگر ناچار ہو تو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، نور، حاضر ناظر اور  
زندہ ہیں اور ہر قسم کا علم غیب رکھتے ہیں۔ حضور کا  
سایہ نہیں تھا۔ یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
محافل میلاد خاص اہتمام اور نہایت تنزک و احتشام  
سے منعقد کرتے ہیں۔ حضور کا نام مبارک آنے پر تعظیماً  
اپنے انگوٹھے چومتے اور آنکھوں پر رکھتے ہیں۔ اذان  
کے بعد الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ  
کا ورد با واز بند دہراتے ہیں۔ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ  
پڑھنا گناہ سمجھتے اور آمین بالجہر کو ناجائز قرار دیتے ہیں  
اور نماز تراویح میں رکعات ادا کرتے ہیں۔

بریلوی تنظیمیں :- "جمعیت العلماء پاکستان"  
"انجمن حزب الاحناف"۔ "جمعیت المشائخ"

بریلوی رسائل و اخبارات :- سواد اعظم  
(لاہور)۔ رہنمائے مسلمان (گوجرانوالہ)۔ عنوان (لاہور)  
عرفات (لاہور)۔ محدث (لاہور)۔ انوار الصوفیہ  
(علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ)۔ نور الاسلام (نارتھ  
الغاروق (سرگودھا)۔ باہ طیبہ (کوٹلی لوہاراں ضلع  
سیالکوٹ)۔ ترجمان اہلسنت (کراچی)۔ ضیائے حرم  
(بھیرہ)۔

بریلوی درسگاہیں :- جامعہ نعیمیہ (لاہور)  
دارالعلوم حزب الاحناف (لاہور)۔ جامعہ اشرفیہ  
رضویہ (ساہیوال)۔ دارالعلوم امجدیہ (کراچی)۔  
جامعہ غوثیہ گولڑہ۔ دارالعلوم نقشبندیہ  
جماعتیہ (علی پور سیداں)۔ دارالمتبعین جناب میاں  
صاحب (مشرقیہ)۔ مدرسہ انوار العلوم (ملتان)



کذب مرتکب ہوئے ورنہ احترام  
کرے۔“

(فتاویٰ رشیدیہ کامل ص ۴۶)

(۲) (جماعت احمدیہ کی نسبت) انکی

واہیات من مسنوں۔ اگر ہو سکے

اپنی جماعت سے خارج کر دو

بحث کر کے ساکت کرنا اگر ہو سکے

غور ہے ورنہ ہاتھ سے ان کو

جواب دو۔“

(تذکرۃ الرشید حصہ اول ص ۱۱۱)

حضرت سیح موعود علیہ السلام نے آپ کو دعوت  
مباہلہ دی تھی مگر آپ کو میدان میں آنے کی اجازت نہ  
ہو سکی۔ آپ کی بیٹائی آخر عمر میں جاتی رہی تھی۔ الراگست  
۱۹۰۵ء کو منانیکے ڈسنے سے رحلت کر گئے۔ آپ کی  
وفات پر شیخ مولوی محمود الحسن صاحب نے ایک طویل  
مرثیہ کہا جس کے تین شعر یہ تھے :-

زبان پر اہل اسوا کی ہے کیوں اعلیٰ مہبل شاید

اکٹھا عالم سے کوئی باقی اسلام کا ثانی

پھر یہی کہتے کعبہ میں طہی پوچھتے گنگوہ کا رستہ

جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

سیحائے زمانہ پشچانک پر چھوڑ کر کرب و غم  
چھپا پراہ و لوح میں واسطے قسمت ماہ کشتانی  
آپ کے بعد ”حکیم الامت“ مولوی شرف علی  
صاحب قتلوی (متوفی ۱۹۲۱ء) ”شیخ الہند“  
اسیر مالتا مولوی محمود الحسن صاحب (متوفی ۱۹۲۲ء)  
جناب مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی ”شیخ الاسلام  
(متوفی ۱۹۲۹ء) مفتی کفایت اللہ صاحب صدر  
جمعیت العلماء ہند (متوفی ۱۹۵۲ء) مولوی سید  
حسین احمد صاحب مدنی (متوفی ۱۹۵۷ء) اور مولوی  
احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور و غیرہ جید  
علماء نے دیوبندی مسلک کی بہت خدمت کی اور خوب نام  
پیدا کیا۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری دیوبندی  
مسلک ہی کے قائل تھے چنانچہ آپ کی نسبت لکھا ہے  
کہ :-

”ان کا تعلق دیوبند کے اس مدرسہ

فکر سے ہے جس نے انگریزی پڑھنا

پڑھنا حرام قرار دیا تھا“

(عطاء اللہ شاہ بخاری ص ۲۱)

مولفہ آغا عبد الکریم شورش کاشمیری

طبع اول)

دیوبندی اہلحاب فرقہ حنفی کی تقلید میں بریلویوں

کے ہم نوا ہیں۔ البتہ فاتحہ خلف الامام کو صرف واجب

نہیں مانتے بعض جائز سمجھتے ہیں۔ یہی حال آئین الجہر

اور رنج یدین کا ہے۔ یہاں تک رد رسوم و بدعات

کا تعلق ہے ان کا مسلک اہلحدیث سے زیادہ قریب



ہے۔ اہل دیوبند کے تین موضوع خاص بھی ہیں۔  
 اول :- امکان کذب باری تعالیٰ

دوم :- کوا حلال ہے بلکہ جہاں یہ حرام قرار  
 دیا جاتا ہے وہاں اس کا کھانا ثواب ہے۔ (فتاویٰ  
 رشیدیہ کالج ص ۹۳)

سوم :- مسئلہ امکان نظیر یعنی آنحضرت  
 کا نذر ممکن ہے۔

پچھلے چند سالوں سے دیوبندی علماء کے دریا  
 مسئلہ "حیات النبی" بھی محل نزاع بنا ہوا ہے۔  
 تنظیمیں :- پاکستان میں "نظام العلماء"  
 اور جمعیتہ علماء اسلام (زہرا دیوبند) محمود گروپ  
 دیوبندی علماء کی تنظیمیں ہیں۔

دیوبندی ور سسٹم ہیں :- جامعہ اشرفیہ  
 (لاہور)۔ جامعہ عربیہ سراج العلوم (سرگودھا)۔  
 دار العلوم الاسلامیہ (ٹنڈوالہیار ضلع حیدر آباد  
 سندھ)۔ مدرسہ قاسم العلوم (شیرانوالہ ٹکٹ لاہور)  
 مدرسہ انوار العلوم (گوجرانوالہ)۔ مدرسہ عربیہ شانت  
 العلوم (لاہور)۔ مدرسہ خیر المدارس، مدرسہ قاسم العلوم  
 (لٹان) جامعہ رشیدیہ (سہیلوال)۔ دار العلوم  
 تعلیم القرآن (راولپنڈی) دار العلوم (کراچی)۔  
 مدرسہ عربیہ اسلامیہ (کراچی) دار العلوم حقانیہ  
 (اکوڑہ خشک)۔

دیوبندی ترجمان :- ترجمان اسلام (لاہور)  
 پیام اسلام (لاہور) خدام الدین (لاہور) دعوت  
 (لاہور) تعلیم القرآن (راولپنڈی) اولاک (لاہور)

الحق (اکوڑہ خشک سرحد)۔

مالکی :- فرقہ اہلسنت کی دوسری شاخ ہے

اور حضرت امام مالک بن انس (ولادت بمقام مدینہ  
 ۹۵ھ وفات ۱۹۹ھ) کی مقلد ہے۔ اس  
 فرقہ کے لوگ زیادہ تر شمالی افریقہ میں پائے جاتے ہیں۔

شافعی :- یعنی حضرت امام محمد بن ادریس  
 شافعی (ولادت بمقام عزہ فلسطین رجب ۱۵۰ھ  
 وفات رجب ۲۰۴ھ) کے ماننے والے حنفیوں کے  
 بعد سب سے زیادہ تعداد اسی فرقہ کی ہے۔ مصر، فلسطین،  
 اردن، سوڈان، لبنان اور انڈونیشیا میں یہ لوگ  
 پائے جاتے ہیں۔

حنبلی :- یعنی حضرت امام ابو عبد اللہ احمد  
 بن حنبل (ولادت بمقام بغداد ربیع الاول ۱۶۲ھ  
 وفات ربیع الاول ۲۴۱ھ) کی فقہ پر مالک اس  
 مسلک کا آغاز بغداد میں ہوا۔ بعد ازاں اس کے  
 اثرات عراق اور مصر تک پہنچے۔ اب یہ سعودی عرب  
 کا سرکاری مذہب ہے۔

اہلحدیث اگرچہ خلفائے اربعہ کو  
 تسلیم کرتے اور ائمہ کا احترام بھی  
 کرتے ہیں اور اس نقطہ نگاہ سے وہ یقیناً اہلسنت  
 والجماعت ہی کا حصہ ہیں مگر ائمہ کی تقلید ذاتی و شخصی  
 کے قائل نہ ہونے کے باعث غیر مقلد کہلاتے ہیں۔  
 اہلحدیث نے رسوم و بدعات دور کرنے میں اچھا کام  
 کیا ہے۔ آئین، بالجہر، رفع یدین، آٹھ رکعت تراویح،  
 خطبہ جمعہ کے دوران اردو میں وعظ اور قراءت خلفائے



ان کے مخصوص فقہی مسائل ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں یہ فرقہ اپنی موجودہ صورت میں حضرت سید احمد دہلویؒ اور حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کی بالا کوٹ میں شہادت (۶ مئی ۱۸۳۱ء) کے کچھ عرصہ بعد قائم ہوا۔ نواب امیر الملک سید صدیق حسن خاں قنوجی اور شیخ النکل الحاج مولوی سید نذیر حسین صاحب "محدث" دہلوی اسی فرقہ کے صفِ اول کے مشہور و مستند علماء میں سے تھے جنہیں بعض لوگ مجدد بھی قرار دیتے ہیں اور جو بالترتیب جنوری ۱۸۹۰ء اور ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو فوت ہوئے۔ شیخ النکل "سید نذیر حسین صاحب دہلوی" کی زندگی کے مفصل حالات "الحیاء بعد الممات" کے نام سے شائع شدہ ہیں۔ اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ آپ نے بہادر شاہ ظفر کے دربار میں ایک بار گواہی کی حلفت پر مناظرہ فرمایا اور ۲۸ کتابوں کی سند لی اور کتابوں کو چھکڑے پر لے کر دربارِ شاہی میں تشریف لے گئے (ملخص از ۱۲۰ تا ۱۲۳) آپ کے تلامذہ کا شمار ۵۰۰ تک پہنچتا ہے جن میں سے مولوی ابوسعید مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈووکیٹ، الحدیث مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری مدیر المجلدین مولوی محمد ابراہیم صاحب میرسیا لکھنؤی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ الحدیث کو محض چڑانے کے لئے نجد کے مشہور متبحر عالم ربانی و مجدد حضرت محمد بن عبدالوہاب (ولادت ۱۱۱۵ھ وفات ۱۲۰۶ھ) کی طرف نسبت کر کے وہابی بھی کہا جاتا ہے مگر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی کوشش سے انگریزی حکومت نے ۱۹ جنوری

۱۸۸۷ء کو ایک خاص سرکلر کے ذریعہ سے سرکاری دفتروں میں اس نام کی ممانعت کر دی (رسالہ اشاعت السنتہ جلد ۹ نمبر ۱۹۷۷ء) مولوی صاحب نے انگریزوں کے خلاف جہاد حرام ثابت کرنے کے لئے ۱۸۷۶ء میں رسالہ "الاقتصاد فی مسائل الجہاد" لکھا اور اسے پنجاب کے گورنر سرچارلس ایچسین صاحب بہادر کے سی ایس آئی کے نام معنون (DEDICATE) کیا۔ بعد ازاں انہوں نے باقی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ہندوستان بھر کے ممتاز علماء کے فتاویٰ کفر شائع کئے جس پر انگریزی حکومت نے ان کی خدمات کے اعتراف میں بطور انعام چار مہینے جاکیر بھی عطا کی (رسالہ اشاعت السنتہ جلد ۱۹ نمبر ۱۷) ۲۹ جنوری ۱۹۲۰ء کو آپ کی وفات ہوئی (مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو "بٹالوی کا انجام" مولفہ حضرت میر قاسم علی صاحب) شیخ النکل کے دو بزرگ مشہور شاگرد جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے منہ مانگے نشان کے مطابق ایسی عمر پائی اور عروجِ احمدیت کے کئی دور دیکھنے کے بعد ۱۵ مارچ ۱۹۲۸ء کو سرگودھا میں انتقال کیا (سیرت ثنائی ص ۱۲۹) مولفہ مولوی عبد المجید صاحب خادم سوہروردی (۱)۔ شیخ النکل کے تفسیر ممتاز شاگرد مولوی محمد ابراہیم صاحب میرسیا لکھنؤی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی وفات کے بعد بھی کئی سال تک زندہ رہے اور "تاریخ اہلحدیث" شائع کی۔ آپ نے تحریک پاکستان میں بہت نمایاں حصہ لیا۔ اور اپنی کتاب "پیغام ہدایت"



ص ۱۱۲، ص ۱۱۳ مطبوعہ ۱۹۴۶ء میں لکھا ہے۔

”احمدیوں کا اس اسلامی

جھنڈے کے نیچے آجانا اس

بات کی دلیل ہے کہ واقعی مسلم لیگ

ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ

جماعت ہے۔“

المحدثین تنظیمیں :- (۱) مرکزی جمعیت

المحدثین (امیر سید بدیع الدین شاہ صاحب پیر

جھنڈا شریف سندھ) (۲) جماعت غرباء المحدثین

(بانی مولوی عبدالوہاب صاحب موجودہ امام قاری

عبدالغفار صاحب لکھی بن مولوی عبدالستار صاحب)

(۳) جماعت المحدثین (عمیر لوری روپڑی اور لکھوی

خاندان کی جمعیت) جس کے امیر سید محمد شریف صاحب

گھڑیا لوی ہو کر تھے (روپڑی اور ثنائی اختلاف

کے لئے ملاحظہ ہو المحدثین ۱۲ جنوری ۱۹۴۴ء اور

۲۱ دسمبر ۱۹۴۵ء و ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۶ء) (۴) مولوی

محمد حسین صاحب شینو پوری کے رفقاء کی شاخ جو انکو

امیر مانتی ہے۔

المحدثین ورہنگا ہیں :- جامعہ سلفیہ

(لاہور) لاہلیور) جامعہ المحدثین (چوک دالگراں

لاہور) تقویۃ الاسلام (شیش محل روڈ لاہور) جامعہ

تدریس القرآن والمحدثین (راولپنڈی) تعلیم الاسلام

(اوڈاں والا صلیح لاہلیور) مدرسہ دارالسلام (کراچی)

مدرسہ محمدیہ (گوجرانوالہ) جامعہ محمدیہ (اوکاڑہ)۔

المحدثین اخبارات و رسائل :- الاعتصام

(لاہور) صحیفہ المحدثین (کراچی) تنظیم المحدثین (لاہور)

ترجمان المحدثین (لاہور) المحدثین (لاہور)

شیعہ دوستوں کا بنیادی عقیدہ یہ

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے بعد سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ بلا فصل

تھے شیعوں کے متعدد فرقے ہیں مثلاً غلاة، مفوضہ،

کیسانہ، زیدیہ، اسماعیلیہ وغیرہ مگر سب سے مشہور

فرقہ اثنا عشریہ ہے جو ایران، عراق، پاکستان

اور بھارت میں بکثرت پایا جاتا ہے اور امامیہ بھی

کہلاتا ہے۔

اس فرقہ کے اصول دین یہ ہیں: توحید،

عدل، نبوت، امامت، قیامت۔

فروع دین: نماز، روزہ، زکوٰۃ، خمس،

حج، جہاد، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، تولی، تبرأ۔

(جدید تحفۃ العوام مصدقہ ص ۱۸، ۱۹ ناشر کتب حسانہ

حسینیہ لاہور)۔

بارہ امام :- (۱) حضرت امام علیؑ (۲)

حضرت امام حسنؑ (۳) حضرت امام حسینؑ (۴) حضرت

امام زین العابدینؑ (۵) حضرت امام باقرؑ (۶) حضرت

امام جعفر صادقؑ (۷) حضرت امام موسیٰ کاظمؑ (۸)

حضرت امام رضاؑ (۹) حضرت امام تقیؑ (۱۰) حضرت

امام تقیؑ (۱۱) حضرت امام محمد بن حسن عسکریؑ (۱۲) حضرت



امام محمد مہدی (یعنی حضرت امام غائب جن کا اسم گرامی شیعہ بزرگوں نے "غلام" "احمد" "محمود" "علی" "یحییٰ" اور "ناصر دین" بھی بتایا ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۹۷۵ الصراط السوی حصہ اول ص ۳۹۵) مخصوص نظریات :- (۱) مسئلہ رجعت (حق الیقین در باب رجعت) (۲) تقیہ (اصول الکافی باب تقیہ) (۳) مقام امامت نبوت سے افضل ہے۔ (۴) آئمہ اہلبیت ہی اصلی قرآن کے جامع ہیں۔

(اصول الکافی ص ۸۱) (۵) حدیث قرطاس (۶) وراثت باغ فدک (۷) متعہ (منہاج الصادقین پارہ ۵ رکوع ایک)۔

مخصوص طریق عمل :- سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے واقعات شہادت پر گریہ و ماتم، علم، تعزیه، تابوت اور دلدل نکالنا اور دردناک اور گرتے انگیز مرثیے پڑھنا (۲) وضو کرتے ہوئے پاؤں پر مسح کرنا (۳) شیعہ اذان کے مخصوص الفاظ: اشہد ان امیر المومنین امام المتقین علیاً ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفۃ بلا فصل حتی علی خیر العمل (دوبار) (جدید تحفۃ العوام ص ۹۱ ناشر کتب خانہ حسینیہ لاہور)

تفاسیر :- تفسیر امام حسن عسکری، تفسیر علی ابن ابراہیم، قمی استاذ کلینی، تفسیر مجمع البیان، تفسیر صافی۔

احادیث :- اصول کافی و فروع کافی (از شیخ

محمد یعقوب کلینی رازی متوفی ۳۲۹ھ) من لا یحضرہ الفقیہ (از شیخ ابو جعفر محمد بن علی ابن بابویہ قمی متوفی ۳۳۱ھ) تہذیب الاحکام و التہذیب (تالیفات شیخ محقق ابو جعفر طوسی متوفی ۳۸۴ھ) منہج البیان :- حضرت علیؑ کے مکتوبات و ملفوظات کا مجموعہ۔ یہ کتاب نہایت مستند بھی جاتی ہے اور فصاحت و بلاغت کا رفیع ہے۔

مجتہد :- اثنا عشر لوں پر اپنے اپنے علاقہ کے مجتہد کی تقلید لازم ہوتی ہے۔ سب مجتہد حضرت امام غائب امام مہدی کے نائب اور باضابطہ قائم مقام سمجھے جاتے ہیں۔ سب سے بڑے مجتہد نجف اشرف کے تسلیم کئے جاتے ہیں۔ موجودہ مجتہد اعظم آیت اللہ محمد کاظم مشریت مدار ہیں۔

شیعہ تنظیمیں :- "ادارہ تحفظ حقوق شیعہ پاکستان" "مجلس نظارت شیعہ دار اس عربیہ" "امامیہ شیعہ پاکستان"۔

شیعہ درس گاہیں :- دارالعلوم محریہ (بلاک نمبر ۱۹ سرگودھا) جامعہ امامیہ (کربلا کلمے شاہ لاہور) مدرسہ باب العلوم (ملتان) مدرسہ مخزن العلوم شیعہ (میانی ملتان) جامعہ منتظر (محکمہ شیعہ لاہور) درس آل محمد (سرگودھا روڈ لاہور) مدرسہ الواعظین جامعہ امامیہ (کراچی) شیعہ رسائل و جرائد :- المبلغ (سرگودھا) المنتظر (لاہور) معارف اسلام (لاہور) شیعہ (لاہور) دور تجت (سیالکوٹ) شہاب ثاقب (پشاور) صداقت (گوجرانوہ) رہنما کار (لاہور) پیام عمل (لاہور)۔



# کمال محمد (ﷺ)

(محترم ڈاکٹر راجہ، تذییر احمد صاحب ظفر۔ رتبہ)

جو شمس الفجر ہے جلال محمد  
 نہ مونس کی سختی نہ عیسٰی کی نرمی  
 مثالی ہے کردار و اسوہ نبی کا  
 ازل سے ابد تک ہے نور محمد  
 مرا ذرہ ذرہ ہے قربان احمد  
 عزیزوں کی مرگ شہادت پہ بھی ہم  
 محمد کا فیضان جاری ہے اس سے  
 ہیں میرزا شمس عیاضے قہر ال  
 محمد نہ ہوتے تو کیا تھی یہ دنیا  
 وہی نقش پا اہل حق ڈھونڈتے ہیں  
 میں پیر تاتار و سن کی جالی کے آگے  
 تو بدر الدجے ہے جمال محمد  
 ہوا و نشیں اعتدال محمد  
 جہاں میں نہیں ہے مثال محمد  
 گئے کوئی کیا ماہ و سال محمد  
 مری حبان و دل سب مال محمد  
 اگر پوچھتے ہیں تو حال محمد  
 بیاں کیسے ہو شان آل محمد  
 چو نوشید آب زلال محمد  
 کمال خدا ہے کمال محمد  
 سہرا نکھول پر رکھ کر جمال محمد  
 کہ تھا خواب میری بھی خیال محمد

محمد کا کوثر ہمیں ہیں جہاں میں  
 ظفر ہم ہیں اہل و عیال محمد

۱۔ جنگ احمد کے موقع پر ایک صحابیہ کو بتایا گیا کہ اس کا بایا بھائی اور خاوند سب شہید ہو گئے ہیں لیکن اسی نے کہا کہ شہید عین  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بتاؤ حضور کی خیریت معلوم ہوئے پر کہنے لگی کہ آپ شہید ہوئے ہیں تو پھر کوئی  
 پرواہ نہیں ہے



Digitized By Khilafat Library Rabwah

# غلبہ اسلام کی اسمانی سکیم (تحریک جدید)

## نئے سال کا اعلان

شوق کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔

حضور نے فرمایا:-

”اجاب جماعت کے اخلاص کے  
پیش نظر تحریک جدید کے چندوں کیلئے  
گزشتہ سال میں نے جو مصیبت مقرر  
کیا تھا غیر معمولی اور نامساعد حالات  
کے باوجود اجاب نے اس سے بڑھ  
کر وعدے کئے البتہ جماعتوں کو کھیلے  
دنوں ابتلاء و آزمائش کے جن خطرناک  
حالات میں سے گزرنا پڑا ہے اور  
جو جانی و مالی نقصانات اٹھانا پڑے  
ہیں ان کی وجہ سے وصولی میں ابھی کچھ  
کمی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور  
اجاب کے اخلاص کے پیش نظر امید  
ہے کہ گزشتہ سال کے حسابات  
بند ہونے کی تاریخ سے قبل اجاب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث

ایده اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزہ کے یکم نومبر ۱۹۷۲ء کو خطبہ

جمعہ میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے

فرمایا کہ:-

”بیرونی دنیا میں تبلیغ اسلام کی جو

زبردست ہم جہاری ہے اس میں زیادہ

حصہ تحریک جدید ہی کا ہے۔ بیرونی

دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے

جو تبلیغ ہو رہی ہے اس کے لئے انتہائی

کاوشوں اور حقیقت یہاں کی جماعتیں

احمدیہ دینی ہیں باقی نو حلقے بیرونی ممالک

کی جماعتیں خود پورا کرتی ہیں کیونکہ

اللہ تعالیٰ نے بیرونی جماعتوں کو بڑی

ترقی عطا فرمائی ہے اور وہ بھی بڑھ

پڑھ کر قربانیاں کر رہی ہیں یہ تھوڑا

ساحتمہ ہے جو ہمیں پورے دوق و



جماعت اس کمی کو بھی پورا کر دکھائینگے“  
حضور نے فرمایا:-

”بیرونی ممالک میں اور بالخصوص  
افریقہ میں جماعت کی تبلیغی مساعی کے  
نتیجہ میں لاکھوں تثلیث پرست، بت  
پرست اور لاندہیب مسلمان بنے ہیں۔  
ہمیں پیاس ہے اس بات کی کہ ساری  
دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے جھنڈے تلے آجھ ہو سو قربانیاں  
دواور دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ آپ کی  
اور میری اس پیاس کو بجھانے کے  
سامان کرے“

(الفصل ۲۳، اخاء ۳، ۱۳۵، ۱۳۶)

۲۳ اکتوبر ۱۹۷۷ء

اس ضمن میں قائدین اصلاخ و مجالس سے  
منوری گزارش یہ ہے کہ ازراہ کرم شعبہ تحریک جدید کے  
متعلق مجلس خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری کو مد نظر رکھتے  
ہوئے فوری طور پر اجاب جماعت بالخصوص خدام سے  
وعدہ جات کے حصول کی مہم شروع فرمائیں اور جلد سے جلد  
ان کی فرستیں تیار کر کے مرکز میں ارسال کریں۔ قائدین  
مقامی اپنی اپنی مجلس کے وعدہ جات کے حصول کے  
ذمہ دار ہیں اور قائدین اصلاخ اپنے ضلع کی مجالس  
کے کام کی نگرانی کے ذمہ دار ہیں۔ ہر دو قائدین کے باہمی  
تعاون سے یہ اہم ذمہ داری بفضلہ تعالیٰ بخوبی اور  
جلد از جلد ادا ہو سکتی ہے۔

شعبہ تحریک جدید کے متعلق مجالس کے لئے مفصل  
ہدایات ”لائحہ عمل“ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں شائع  
شدہ موجود ہیں۔ قائدین کرام دوران سال ان پر  
النشاء اللہ عمل پیرا ہوں گے مگر فوری طور پر سال  
کے آغاز میں تمام برسر روزگار احباب انصار و خدام  
سے وعدہ جات کا حصول قائدین کی فوری توجہ کا طالب  
ہے۔ پس جو احباب پہلے سے اس مالی جہاد میں شامل  
ہیں ان سے اصناف کے ساتھ وعدے لکھوائیں اور جو  
ابھی تک اس مبارک تحریک میں شامل نہیں ان سے نئے  
وعدہ جات حاصل فرمائیں:

خاکسار  
محمد اسلم قریشی

مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

## سند امتیاز حاصل کریں

صدر محترم کی منظوری سے یہ فیصلہ کیا گیا  
ہے کہ ۳۰ نومبر ۱۹۷۷ء تک بجٹ ۱۹۷۷-۷۸ء  
پورا کرنے والی مجالس کو بھی سند امتیاز جاری  
کر دی جائے گی۔ قائدین اس سے فائدہ اٹھائیں  
اور یہ امتیاز حاصل کرنے کی کوشش فرمادیں۔  
اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔

مہتمم مال

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ



Digitized By Khilafat Library Rabwah

# مجلس خدام الاحمدیہ مرکزی کا مختصر تعارف

(از مکتوب مبارک احمد صاحب خالد نائب معتدل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزی)

ذیل میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزی کے مہتممین کا مختصر سوانحی اور تعارفی خاکہ درج کیا جاتا ہے۔  
اس کا مقصد یہ ہے کہ مجالس اور خدام کو مرکزی مہتممین سے ذاتی رابطہ پیدا کرنے اور مجلس کا  
کام بہتر طریق پر کرنے کے سلسلہ میں مدد مل سکے۔  
(ادارہ)

## صدر مجلس محترم مولانا عبدالحق صاحب آفند

آپ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل  
جہانگیری کے صاحبزادے ہیں۔ ۲۷ اگست ۱۹۴۳ء کو  
قادیان میں پیدا ہوئے۔ ہجرت کے بعد ربوہ میں آکر تعلیم  
م شروع کی۔ ۱۹۵۹ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۶۳ء  
میں بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی جس میں عربی میں امتیاز  
یونیورسٹی میں اول آنے کا اعزاز حاصل کیا اور اس  
طرح دو طلائی تمغے حاصل کئے۔ ۱۹۶۵ء میں عربی میں ایم۔ اے  
کا امتحان دیا اور یونیورسٹی میں دوم پوزیشن حاصل کی۔  
اور ایک سکور میڈل حاصل کیا۔ اس عرصہ میں آپ کو  
سائنس، فلسفہ، زعمیم، سیکرٹری، ہریم، حسن بیان اور ناظم  
کے طور پر محکمہ میں کام کرنے کا تجربہ ہوا۔ علاوہ انہیں  
آپ کو القرآن اور تفسیر آذہان کے نائب مدیر اور

المنار کے مدیر اعلیٰ کی حیثیت سے بھی کام کرنے کا موقع ملا۔  
۱۹۶۵ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل  
ہوئے۔ اس دوران ۱۹۶۶ء میں مولوی فاضل کا امتحان  
دیا اور یونیورسٹی میں اول پوزیشن حاصل کی اور ایک  
طلائی تمغہ حاصل کیا۔ ۱۹۶۹ء میں شاہرکی ڈگری حاصل  
کی اور جامعہ سے فارغ التحصیل ہوئے۔  
۱۹۶۶ء میں پہلی بار مجلس مرکزیہ میں شامل ہوئے  
اور سب سے پہلے مہتمم مقامی مقرر ہوئے۔ بعد ازاں  
اسی سال اہتمام تعلیم آپ کے سپرد ہوا۔ ۱۹۶۷ء میں  
مہتمم اشاعت اور مدیر ماہنامہ خالد مقرر ہوئے اور  
دسمبر ۱۹۶۷ء تا نومبر ۱۹۶۸ء ایک سال تک خالد کی  
ادارت فرمائی۔ نومبر ۱۹۶۸ء سے ستمبر ۱۹۷۰ء تک مہتمم  
اطفال کے طور پر کام کرنے کا موقع ملا۔ دسمبر ۱۹۶۸ء سے  
ستمبر ۱۹۷۰ء تک ماہنامہ تشیخ آذہان کے مدیر کے



طور پر بچوں اور بچیوں کے اس رسالہ کو دلچسپ اور بچوں کے مہیا رکھنے مطابق بنانے کی خدمت کی توفیق ملی (آپ کی ادارت کے دوران رسالہ تشیخہ الاذہان کی خریداری سب سے زیادہ رہی)۔

۲ ستمبر ۱۹۷۱ء کو بطور مبلغ اسلام انگلستان کے لئے روانہ ہوئے جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ستمبر ۱۹۷۳ء تک تین سال نائب امام مسجد لندن کے طور پر تبلیغ اسلام کی خدمت کا موقع ملا۔

اکتوبر ۱۹۷۳ء کے سالانہ اجتماع کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نوجوانانِ احمدیت کی صدارت کی ذمہ داری آپ کے سپرد فرمائی اور اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے خدام الاسمریہ کی مجلس آپ کی صدارت میں ترقی کی منازل طے کر رہی ہے۔

### نائب صدر محترم مرزا غلام احمد صاحب

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کے فرزند ہیں۔ ابتدائی تعلیم قادیان اور تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ و رابوہ سے حاصل کی تعلیم الاسلام کالج رابوہ سے ۱۹۵۹ء میں بی۔ اے کیا۔ ۱۹۶۱ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے پولیٹیکل سائنس کی ڈگری حاصل کی۔

مجلس مرکزیہ کا رکن بننے سے پہلے سالانہ اجتماع کے موقع پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آپ پہلی بار خدام الاسمریہ میں ۱۹۷۱ء میں مہتمم مجالس بیرون

مقرر ہوئے۔ ۱۹۷۱-۷۲ء میں مہتمم خدمت مطلق، ۱۹۷۲-۷۳ء میں نائب صدر، ۱۹۷۳-۷۴ء میں نائب صدر اور اس سال بھی مجلس خدام الاسمریہ مرکزیہ کی نائب صدارت کی ذمہ داری آپ کے سپرد ہے۔ ۱۹۷۳ء میں آپ کو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یورپ کے دورہ میں حضور ایدہ اللہ کے ساتھ جانے کا شرف حاصل ہوا۔

### محترم مکرم اللہ بخش صاحب شاہ

نومبر ۱۹۳۸ء میں بمقام احمد جان ضلع سرگودھا پیدا ہوئے۔ آپ محترم چوہدری اللہ دین صاحب کے فرزند ہیں۔ ابتدائی تعلیم اور حال میں پائی۔ ۱۹۵۷ء میں ماڈل ہائی سکول ماڈل ٹاؤن لاہور سے میٹرک کے بعد ایس۔ وی کی ٹریننگ حاصل کر کے ضلع سرگودھا میں ایک سال تک تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ۱۹۶۰ء سے اکتوبر ۱۹۶۹ء تک تعلیم الاسلام ہائی سکول رابوہ میں بطور ٹیچر کام کیا۔ اس سے اس عرصہ میں زندگی وقفہ کی اور اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کیلئے اکتوبر ۱۹۶۹ء میں جامعہ احمدیہ میں داخل ہو گئے ۱۹۶۹ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔

جولائی ۱۹۶۹ء میں پہلی مرتبہ مہتمم تعلیم مقرر ہوئے۔ اس کے بعد ۱۹۷۱-۷۲ء میں مہتمم تربیت، ۱۹۷۲-۷۳ء میں مہتمم، ۱۹۷۳-۷۴ء میں مہتمم، اس سال بھی مہتمم کی اہم ذمہ داری آپ کے سپرد ہوئی ہے۔ خدام



کے فضل سے آپ مجلس کے کام کو بہت محنت اور عمدہ طریق سے چلانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

**مہتمم خدمتِ خلق مکرم ڈاکٹر لطیف صاحب قریشی**

۱۱ ستمبر ۱۹۴۰ء کو اجیر راجپوتانہ میں محترم منظور احمد صاحب قریشی کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم لاہور میں حاصل کی۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف۔ ایس سی پاس کر کے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے ۱۹۶۱ء میں ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان چلے گئے وہاں سے ۱۹۶۳ء میں بچوں کے امراض کا ڈپلوما لنڈن سے حاصل کیا اور ۱۹۶۸ء میں میڈیسن کی اعلیٰ ڈگری ایم۔ آر۔ سی۔ پی ایڈنبرا (اسکاٹ لینڈ) سے پاس کرنے کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں خدمتِ خلق کے لئے تشریف لائے جہاں آپ پیشیٹ فزیشن ہیں۔ آپ پہلی بار ۱۹۶۰ء میں مہتمم خدمتِ خلق مقرر ہوئے۔ اسی دوران دوبارہ ولایت چلے گئے وہاں سے واپسی پر ۱۹۶۳ء میں مہتمم صنعت و تجارت اور امسال مہتمم خدمتِ خلق کی ذمہ داری آپ کے سپرد ہوئی ہے۔ آپ اپنے شعبہ کے مطابق خدا کے فضل سے خدمتِ خلق کا اعلیٰ جذبہ رکھتے ہیں۔

**مہتمم تعلیم مکرم پروفیسر محمد اسلم صاحب**

محترم بشیر احمد صاحب مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔ فروری ۱۹۳۷ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے

ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ بعد ازاں سرگودھا منتقل ہو گئے۔ چار سال تک تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں زیر تعلیم رہے۔ ۱۹۶۱ء میں عربی میں ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مخلص ہیں۔ علم اور بروہاری آپ کا خاص وصف ہے۔

آپ ۱۹۶۴-۶۵ء میں مہتمم مجالس بیرون، ۱۹۶۵-۶۶ء میں مہتمم مجالس بیرون، ۱۹۶۶-۶۷ء میں مہتمم وقارِ عمل، ۱۹۶۷-۶۸ء میں مہتمم مجالس بیرون، ۱۹۶۸-۶۹ء میں مہتمم تنجید، ۱۹۶۹-۷۰ء میں مہتمم تربیت، ۱۹۷۰-۷۱ء میں مہتمم اطفال، ۱۹۷۱-۷۲ء میں مہتمم اطفال، ۱۹۷۲-۷۳ء میں مہتمم اطفال، ۱۹۷۳-۷۴ء میں مہتمم اطفال امسال مہتمم تعلیم مقرر ہوئے ہیں۔

**مہتمم تربیت مکرم سلطان احمد صاحب شاہ**

محترم فضل احمد صاحب مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔ ۲ فروری ۱۹۴۲ء کو مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وہاں اور حافظ آباد میں حاصل کی۔ مئی ۱۹۵۹ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ ۱۹۶۶ء میں شاہد کا امتحان پاس کیا۔ مارچ ۱۹۶۹ء میں تبلیغ اسلام کے لئے نائیجیریا (مغربی افریقہ) تشریف لے گئے اور اکتوبر ۱۹۷۰ء تک وہاں رہے۔ جنوری ۱۹۷۱ء سے جولائی ۱۹۷۲ء تک ضلع شیخوپورہ میں بطور مربی خدمتِ اسلام کا فریضہ ادا کیا۔ اس کے بعد سے اب تک قرآن پبلیکیشنز ربوہ میں کام کر رہے ہیں۔



ربوہ کے حالت جات میں خدام الاحمدیہ کے مختلف شعبہ جات مثلاً منتظم مال، اصلاح و ارشاد، خدمت خلق، اشاعت، تربیت، تعلیم وغیرہ میں کام کرتے رہے۔ پھر نائب رئیس اور کچھ عرصہ بطور رئیس بھی کام کیا اور ایک سال بطور ناظم اصلاح و ارشاد مجلس ربوہ کے طور پر خدمت کی۔

اکتوبر ۱۹۷۲ء میں پہلی بار ہتھم تربیت مقرر ہوئے اور تاحال اسی شعبہ میں کام کر رہے ہیں۔

## ہتھم مال مکرم شیخ مبارک احمد صاحب

آپ ۲ نومبر ۱۹۲۷ء کو مغل پورہ لاہور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم شیخ نذیر احمد صاحب ہیں۔ ۱۹۶۳ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول سے میٹرک اور پھر بی۔وی کا امتحان پاس کیا اور ۱۹۶۹ء میں پرائیویٹ طور پر بی۔اے کیا۔ ۸ ستمبر ۱۹۶۶ء سے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بطور استاذ خدمت کر رہے ہیں۔ ۱۹۷۲ء سے قبل آپ کا تعلق بطور سائق اور رئیس محلہ خدام الاحمدیہ سے تھا۔ ۱۹۷۲ء میں ہتھم صنعت و تجارت اور ۱۹۷۳ء میں محاسب مقرر ہوئے اور احوال خدا کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بہت ہی اہم شعبہ مال کی ذمہ داری آپ کے سپرد ہوئی ہے۔ آپ مالی امور میں خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔

## ہتھم مولیٰ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب

آپ محترم منشی محمد صادق صاحب کے فرزند ہیں۔

۱۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو محمود آباد سندھ میں پیدا ہوئے۔ پرائمری تک تعلیم قادیان میں حاصل کی تقسیم ملک کے بعد ایمین آباد ضلع گوجرانوالہ، سواتی ضلع سرگودھا اور تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ و ربوہ میں تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۵۵ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ میٹرک کے بعد کچھ عرصہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ دفتر خدمت درویشانی میں بھی کام کرنے کی سعادت میسر آئی۔

۱۹۵۷ء میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا اور ۱۹۶۳ء میں شاہد کا امتحان پاس کیا۔ اسی دوران فاضل عربی کا امتحان بھی پاس کیا۔ ۱۹۵۹ء میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں نائب ہتھم اشاعت اور نائب ایڈیٹر رسالہ خالد کے طور پر کام کرتے رہے۔ اس کے بعد آپ کو نائب ہتھم تعلیم کے طور پر خدمت کرنے کا موقع پیش آیا۔ ۱۹۶۵ء میں پہلی مرتبہ ہتھم تحریک جدید مقرر ہوئے۔ اسی سال ماہنامہ خالد کی ادارت کا کام بھی آپ کے سپرد ہوا۔ ۱۹۶۶-۶۷ء میں ہتھم اشاعت کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔ ۱۹۶۸ء میں تبایخ اسلام کی غرض سے یوگنڈا (مشرق افریقہ) تشریف لے گئے ایک سال بعد وہاں سے واپس آئے۔ ۱۹۷۰ء میں ہتھم عمومی کے فرائض کے ساتھ ساتھ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبات خدام الاحمدیہ متعلقہ مشاغل میں کام کرنے کی سعادت میسر آئی۔ ۱۹۷۰ء تا ۱۹۷۲ء میں ہتھم تعلیم، ۱۹۷۲ء تا ۱۹۷۴ء میں ہتھم اشاعت مقرر ہوئے اور احوال ہتھم عمومی کی اہم



ذمہ داری آپ کے سپرد ہوئی ہے۔

نومبر ۱۹۶۵ء تا نومبر ۱۹۶۶ء، نومبر ۱۹۷۳ء تا

اکتوبر ۱۹۷۴ء ماہنامہ خالد کے ایڈیٹر اور اکتوبر ۱۹۷۰ء

تا نومبر ۱۹۷۳ء ماہنامہ تشیخ کے ایڈیٹر بھی رہے۔

شاہد کا امتحان پاس کرنے کے بعد سے وکالت تشریح  
تحریر جدید کے شعبہ تصنیف میں خدمت کا موقع مل رہا  
ہے۔

آپ ماشاء اللہ ایک عمدہ مضمون نگار، شفیق طبع

اور محنت سے کام کرنے والے نوجوان ہیں۔

**مہتمم صحت جسمانی مکرم عبد الرزاق صاحب**

آپ ۱۹۳۵ء میں بمقام شیخوپورہ پیدا ہوئے۔

آپ کے والد محترم کا نام ماسٹر اللہ بخش صاحب ہے۔

ابتدائی تعلیم شاہدرہ میں حاصل کی اور ۱۹۵۶ء میں میٹرک

کا امتحان پاس کیا۔ آپ نے اپنی زندگی سلسلہ کے لئے

وقت کی ہوتی ہے۔ آج کل جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور

پی۔ ٹی۔ آئی کام کر رہے ہیں۔ آپ ماشاء اللہ ایک صحتمند

نوجوان ہیں مجلس خدام الاحمدیہ کے کاموں سے دلچسپی

رکھتے ہیں۔ تقریباً ۶ سال تک مجلس ربوہ میں محلہ دارالافتاء

غربی کے زیم رہے۔ اسی طرح ایک سال ناظم وقار عمل بھی

رہے مجلس مرکز میں ایک سال نائب مہتمم صحت جسمانی

اور ۱۹۶۶ء تا ۱۹۶۹ء چار سال تک مہتمم صحت

جسمانی اور ۱۹۶۵ء و ۱۹۶۸ء میں مجلس خدام الاحمدیہ

کے زیر اہتمام ہونے والے تیسرے اور چوتھے آل پاکستان

طاہر کبڈی ٹورنامنٹ میں نائب صدر اور ۱۹۶۹ء

کے ٹورنامنٹ میں صدر فخر اس کے بعد ہونیوالے  
ٹورنامنٹوں میں بطور نمبر انتظامیہ کی خدمت کی۔

۱۹۷۰ء تا ۱۹۷۲ء میں مہتمم صنعت و تجارت

۱۹۷۲ء تا ۱۹۷۳ء میں مہتمم وقار عمل ۱۹۷۳ء تا ۱۹۷۴ء میں مہتمم تنجید

اور امسال پھر صحت جسمانی کے شعبہ کی ذمہ داری آپ کے

سپرد ہوئی ہے۔ خدمت دین کا بہت جذبہ رکھتے ہیں۔

**مہتمم وقار عمل مکرم محمد احمد رضا خاں الیم**

آپ محترم محمد عبداللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود

علیہ السلام کے فرزند ہیں۔ ۱۹۴۰ء میں قادیان میں پیدا

ہوئے۔ ۱۹۵۸ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے

میٹرک کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا اور اپنی

زندگی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے وقف کر دی ۱۹۶۵ء

میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے عربی میں ایم۔ اے کرنے

کے بعد جامعہ احمدیہ میں لائبریری کے طور پر کام کر

رہے ہیں۔

۱۹۶۹ء تا ۱۹۷۰ء میں مہتمم خدمت خلق

۱۹۷۰ء تا ۱۹۷۱ء میں مہتمم وقار عمل ۱۹۷۱ء تا ۱۹۷۲ء

میں مہتمم خدمت خلق ۱۹۷۲ء تا ۱۹۷۳ء میں مہتمم وقار عمل اور

امسال پھر مہتمم وقار عمل کی خدمت آپ کے سپرد ہوئی

ہے۔ آپ کو ان شعبہ جات میں نیر آل پاکستان طاہر

کبڈی ٹورنامنٹ میں بطور سیکرٹری نمایاں خدمات

کا موقع ملا۔ آپ ایک متعدد کارکن ہیں۔

**مہتمم صحت تجارت مکرم محمد اسلم رضا شاہ منگلپوری**



میں فریضہ تبلیغ اسلام کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان دنوں شعبہ تاریخ احمدیت میں کام کر رہے ہیں۔

۱۹۷۲-۷۳ء میں مہتمم اصلاح و ارشاد مقرر ہوئے نیز محنت سے ماہنامہ تشہید کی ادارت فرمائی۔ اہم سال مہتمم تحریک عہدید کی ذمہ داری آپ کے سپرد ہوئی ہے۔

### مہتمم اطفال مکرّم لشیخ احمد رضا طاہر

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی کے ہاں ۷ اپریل ۱۹۴۲ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ و ربوہ سے حاصل کی۔ پرائیویٹ طور پر بی۔ اے کیا۔ ۱۹۵۹ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ۱۹۶۶ء میں شاہد پاس کیا اور اسی سال پنجاب یونیورسٹی کے عربی فائنل کا امتحان دیا اور دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اس دوران نائب زعیم خدام الاحمدیہ محلہ دارالرحمت شرقی و سیکرٹری بنرم حسن بیان مجلس ربوہ کی حیثیت میں خدام الاحمدیہ سے منسلک رہے۔ ۱۹۶۶ء میں مہتمم تربیت مقرر ہوئے۔ اسکے بعد ۸ جولائی ۱۹۶۷ء تا ۱۴ دسمبر ۱۹۷۰ء سارے تین سال نائب امام مسجد لندن کے طور پر خدمت اسلام کی توفیق ملی نیز وہاں اخبار احمدیہ کی تین سال تک کامیاب ادارت فرمائی۔ واپسی تاحال جامعہ احمدیہ میں بطور سیکرٹری کام کی سعادت نصیب ہے۔ ۱۹۷۱ء میں مہتمم اصلاح و ارشاد مقرر ہوئے۔ ۱۹۷۲-۷۳ء میں مہتمم تعلیم، ۱۹۷۳-۷۴ء میں مہتمم مقامی اور اہم سال بطور مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ خدمت بجالا رہے ہیں۔ نیز اہم سال رسالہ تشہید الاذہان

۱۹۴۵ء میں بمقام چک منگلا ضلع سرگودھا آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ کے والد محترم کا نام الحاج صالح محمد صاحب منگلا ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم چک منگلا ہی میں حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے پاس کیا۔ ۱۹۶۷ء میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے ایم۔ اے عربی کا امتحان دیا اور کالج میں اول پوزیشن حاصل کی۔ آپ اپنے محلہ میں منتظم خدمت غلق، منتظم اصلاح و ارشاد، منتظم تربیت رہ چکے ہیں اور مرکزی نائب مہتمم اصلاح و ارشاد کے طور پر بھی کام کیا۔ ۱۹۶۸-۶۹ء میں پہلی مرتبہ مہتمم اشاعت اور ماہنامہ خالد کے مدیر مقرر ہوئے۔ ۱۹۶۹-۷۰ء میں مہتمم اشاعت اور مدیر خالد اور اہم سال مہتمم صنعت و تجارت کے طور پر خدمت کا موقع ملا ہے۔

### مہتمم تحریک عہدید مکرّم لشیخ محمد سالم قریشی

آپ محترم قریشی محمد حسن صاحب مرحوم کے فرزند ہیں آپ کی عمر اس وقت ۳۴ سال ہے۔ ۱۹۵۶ء میں میٹرک پاس کرنے کے بعد زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ۱۹۶۳ء میں شاہد کیا۔ اس کے علاوہ آپ نے بی۔ اے، فاضل عربی اور فاضل فارسی کے امتحانات بھی پاس کئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالرحمت و طبری ربوہ میں بطور نائب زعیم اور منتظم مال کے طور پر کام کا موقع ملا۔ جون ۱۹۶۲ء تا جون ۱۹۶۸ء چار سال چکوال میں بطور مربی سلسلہ کام کیا۔ جون ۱۹۶۹ء تا مارچ ۱۹۷۳ء مارش



کی ادارت کا فخر بھی آپ کو حاصل ہے۔ آپ عمدہ مقرر اور مضمون نگار ہیں۔

**مہتمم محترم سیرالیمون احمد فیاض الشیر**

۹ نومبر ۱۹۳۹ء کو قادیان میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور میں حاصل کی۔ میٹرک تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے کرنے کے بعد ۱۹۶۲ء میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے بی۔ ایس سی کیا۔ مئی ۱۹۶۸ء میں جامعہ احمدیہ سے شاہ کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۶۳ء تا ۱۹۶۵ء تین سال نائب مہتمم اطفال الاسلامیہ مرکزیہ کے طور پر کام کیا۔ خدا کے فضل سے ۱۹۶۹ء تا ۱۹۷۲ء سارے چار سال سیرالیمون (مشرقی افریقہ) میں فریضہ تبلیغ اسلام کی توفیق ملی۔ احمدیہ شین سیرالیمون کے اخبار "دی افریقن کرینٹ" (THE AFRICAN CRESCENT) کی چار سال تک ادارت فرمائی۔ آپ کے مضامین جماعتی اخبارات و رسائل الفضل، خالد اور تحریک جدید میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔

امسال مہتمم مجالس بیرون کے طور پر مجالس بیرون کی رہنمائی کا کام آپ کے سپرد ہوا ہے۔

**مہتمم اصلاح و ارشاد محترم مرزا محمد یونس صاحب**

آپ محترم مرزا احمد دین صاحب کے فرزند ہیں۔ ۴ اپریل ۱۹۴۴ء کو واپس ضلع ساہیوال میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ٹیکنیکل ہائی سکول جوہر آباد سے حاصل کی تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے ایف۔ ایس سی

کرنے کے بعد پرائیویٹ طور پر بی۔ اے کیا۔ واقعہ زندگی ہونے کی وجہ سے جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی اور ۱۹۷۰ء میں شاہد کا امتحان پاس کیا نیز مولوی فضل کا امتحان بھی پاس کیا۔ اس کے بعد آپ جامعہ احمدیہ میں لیکچرار مقرر کئے گئے۔ اس وقت بھی جامعہ احمدیہ میں پڑھا رہے ہیں۔

آپ ۱۹۶۲-۶۳ء میں نگران حلقہ قتل (تخصیل خوشاب) تھے اس سے قبل سیک ۸ کے قائد رہ چکے تھے۔ ۱۹۶۵ء میں نائب مہتمم اطفال اور ۱۹۶۶ء میں نائب مہتمم صحت جسمانی تھے۔ ۱۹۷۱-۷۲ء میں پہلی بار مہتمم امور طلباء ۱۹۷۲-۷۳ء میں مہتمم تنہید ۱۹۷۳-۷۴ء میں مہتمم صحت جسمانی اور اس سال مہتمم اصلاح و ارشاد کی ذمہ داری آپ کے سپرد ہوئی ہے۔

**مہتمم تنہید محترم عبد المجید صاحب**

آپ کے والد محترم کا اسم گرامی چوہدری عبدالرؤف ہے۔ ۲۴ فروری ۱۹۳۸ء کو سیالکوٹ شہر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سورتنگیاں، چونڈہ، شکر گڑھ اور قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ کے سکولوں میں حاصل کی۔ مرے کالج سیالکوٹ سے ۱۹۵۸ء میں بی۔ اے پاس کیا اور بی۔ ایڈ کی ٹریننگ سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں ۱۹۶۰-۶۱ء میں حاصل کی۔

۱۹۵۳ء میں مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر میں نائب تعلیم تھے۔

۱۹۶۱ء تا ۱۹۶۳ء تعلیم الاسلام ہائی سکول



وہاں سیکنڈری سکول کھٹیا لیاں میں بطور معلم کام کیا۔ ستمبر ۱۹۶۲ء تا ستمبر ۱۹۶۶ء ڈی سی ہائی سکول کھوٹیکے ضلع سیالکوٹ میں معلم رہے۔ ستمبر ۱۹۶۶ء سے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں بطور معلم کام کر رہے ہیں۔

۱۹۷۱-۷۲ء میں پہلی مرتبہ مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکز یہ مقرر ہوئے۔ ۱۹۷۲-۷۳ء میں مہتمم تحریک جدید کے طور پر خدمت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور اس سال پھر شعبہ تجنید کا کام آپ کے سپرد ہوا ہے

### مہتمم اشاعت مکرّم جمل الرحمن مبارک

آپ محترم ملک محمد سلیم صاحب صحابی کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کے دادا حضرت حافظ محمد امین صاحب کو ۳۱۳ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شمولیت کا شرف حاصل ہے۔ آپ جہلم میں ۹ مارچ ۱۹۳۶ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم جہلم، رسول اور سرگودھا میں حاصل کی۔ پھر تعلیم الاسلام کالج لاہور میں ایف۔ ایس سی (نان میڈیکل) میں کالج میں اول رہے اور سکالرشپ حاصل کیا۔ بی۔ ایس سی کی تعلیم کے دوران ۲۰ فروری

۱۹۵۶ء کو زندگی وقف کی اور بی۔ ایس سی کے بعد جامعہ احمدیہ تعلیم حاصل کی اور ۱۹۶۱ء میں شاہد پاس کیا۔ اس دوران آپ کا تعلق زعمیم ہوسٹل جامعہ احمدیہ اور متمدن مجلس ربوہ کے طور پر خدام الاسلام سے رہا۔ ۱۹۶۲ء میں بحیثیت مبلغ تنزیہ خدمت اسلام کی توفیق ملی۔ ۱۹۶۵ء میں ربوہ واپس آکر جامعہ احمدیہ میں لیکچرار مقرر ہوئے۔ فروری ۱۹۶۶ء تا دسمبر ۱۹۶۶ء رسالہ التشیخ الاسلام کی ادارت آپ کے سپرد ہوئی۔ ۱۹۶۶-۶۷ء میں مہتمم تعلیم کے طور پر خدام الاحمدیہ کی خدمت کی اور ۱۹۶۶ء تا ۱۹۷۲ء چھ سال تنزیہ اور کنیا میں

بطور مشنری انچارج پھر خدمت اسلام کی توفیق ملی۔ وہاں آپ نے سواحیلی اور انگریزی زبان میں شائع ہونے والے دو ماہناموں کی ادارت فرمائی۔ مشرقی افریقہ کی زبان سواحیلی میں تصنیف و ترجمہ کا کام کیا سواحیلی زبان میں کبھی کبھی شائع ہونے کا ذوق بھی رکھتے ہیں۔ ۱۹۷۳ء میں مہتمم تعلیم اور اس سال مہتمم اشاعت مقرر ہوئے ہیں۔ ان دنوں ماہنامہ خالد کی ادارت بھی آپ ہی فرما رہے ہیں۔

### مہتمم مقامی مکرّم مبارک احمد رضا طاہر

آپ ۱۲ دسمبر ۱۹۴۲ء کو کراچی ضلع کھڑپار کر (سندھ) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم صوفی غلام محمد صاحب ہیں۔ آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۶۵ء میں بی کام، ۱۹۶۸ء میں ایم۔ اے اور ۱۹۶۹ء میں ایل ایل۔ بی کیا۔ ۱۹۶۶ء میں زندگی وقف کی۔ ان دنوں وکالت مال تانی تحریک جدید میں کام کر رہے ہیں۔ ۱۹۶۱ء تا ۱۹۶۵ء ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد، ۱۹۶۶ء میں متمدن مجلس حیدر آباد ۷۱-۱۹۷۱ء میں بطور شیئر بشیر ہائی سکول کمپالہ یوگنڈا (مشرقی افریقہ) میں خدمت کی توفیق ملی۔

۷۱-۱۹۷۲ء میں نائب مہتمم مقامی ۷۱-۱۹۷۲ء میں مہتمم خدمت تعلق اور اس سال مہتمم مقامی مقرر ہوئے ہیں۔

### مہتمم امور طلبہ مکرّم منور محمد رضا خالد

محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے کے فرزند ہیں مئی ۱۹۳۹ء میں بمقام قادیان پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم لاہور میں حاصل کی۔ ۱۹۵۵ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۵۹ء میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے بی۔ اے کیا اور ۱۹۶۱ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ ان دنوں تعلیم الاسلام



احمدیہ کے فرزند ہیں۔ ۱۹۵۴ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول  
ربوہ سے میٹرک اور ۱۹۶۵ء میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ  
سے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ اس وقت آپ تعلیم الاسلام  
ہائی سکول ربوہ میں بطور مدرس خدمات سرانجام دے  
رہے ہیں۔

۱۹۶۹-۷۰ء میں بطور محاسب ۱۹۷۰-۷۱ء تا  
۱۹۷۲ء بطور مہتمم مال بہت محنت اور تندرستی سے  
خدام الاسلامیہ کا کام کیا۔ امسال پھر بطور محاسب مرکزی  
عہدیدار مقرر ہوئے ہیں۔

طبیعت میں سادگی اور انکساری پائی جاتی  
ہے۔

کالج ربوہ کے شعبہ پولیٹیکنک سائنس میں تدریسی خدمات بجالا رہے  
ہیں۔ ۱۹۶۷ء سے آپ کا خدام الاسلامیہ مرکزیہ سے تعلق ہے اور  
آپ کے سپرد مندرجہ ذیل شعبہ جات رہے ہیں:-

۱۹۶۷-۶۸ء میں مہتمم خدمتِ خلق، ۱۹۶۸ء تا ۱۹۷۰ء

مہتمم تحریکِ جدیدہ ۱۹۷۰-۷۱ء میں محاسب ۱۹۷۱-۷۲ء میں مہتمم

تحریکِ جدیدہ ۱۹۷۲-۷۳ء میں مہتمم مجالس بیرون، ۱۹۷۳-۷۴ء

میں مہتمم تحریکِ جدیدہ اور امسال مہتمم امور طلبہ کی ذمہ داری آپ پر

سپرد ہوئی ہے۔

**محاسب مکرم مبارک احمد رضا کاٹھکڑھی**

یکم جنوری ۱۹۷۳ء کو بمقام کاٹھکڑھی پیدا ہوئے۔

محترم چوہدری عبدالرحیم صاحب کاٹھکڑھی سابق آڈیٹر صدر انجمن

## اکتوبر ۱۹۷۷ء کے شمارے میں شائع ہونے والے مضمون اپنی جہت کی بنیاد پر مختصر اور جامع

ادارہ ان اغلاط کی وجہ سے معذرت خواہ ہے

صفحہ	غلط	صحیح
۵ کالم ۱ تیسری سطر	اس ایٹمی	اس طرح ایٹمی
۵ کالم ۲ آخری سطر	سیج موعود	نبی موعود
۸ کالم ۲ ساتویں سطر	ارشادات	اشارات
۹ کالم ۱ چوتھی سطر	کے لئے کوئی وقت مقرر کیا ہوا	کے لئے کوئی وقت مقرر کیا ہوا ہے سو جاننا چاہیے کہ خدا تعالیٰ نے
	ہے اور وہ وقت	اس کے لئے ایک وقت مقرر کیا ہوا ہے اور وہ وقت
۹ کالم ۲ پانچویں سطر	نہ ہی کسی کو	نہ وہ کسی کو
۱۲ کالم ۱ آخری سطر	فرشتوں کا کنٹرول ہوگا	فرشتوں کا کنٹرول ہونے کے علاوہ ظاہراً انہیں غیر فرشتوں
		کا کنٹرول ہوگا۔



# الوداعی تقرب

مجلس عالمہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے کمیٹی روم میں مکرم  
عبدالرشید صاحب غنی، مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب اور مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب  
سیال (جو ایک لمبا عرصہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں خدمات انجام دینے کے بعد یکم جنوری ۱۹۷۵ء  
سے انصار اللہ میں شامل ہو رہے ہیں) کے اعزاز میں مورخہ ۱۳/۱۱ کو الوداعی دعوت دی۔ اس  
موقع پر مکرم محمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ان جانے والے احباب کی خدمت میں درج ذیل ایڈریس پیش کیا:-

کی طرف سے اس کتاب کی تصنیف پر آپ نے گراں قدر  
العام حاصل کیا۔

مکرم عبدالرشید صاحب غنی

مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب

آپ کا خدام الاحمدیہ سے ۱۹۵۶ء سے تعلق  
ہے۔ آپ ناظم صحت جسمانی مجلس ربوہ اور ۱۹۵۸-۱۹۵۷ء  
میں مہتمم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، ۱۹۵۸ء سے  
۱۹۶۲ء تک آپ کراچی میں متعین رہے اور مجلس کراچی  
میں ناظم تعلیم، مہتمم اور نائب قائد کے طور پر کام کرتے  
رہے۔ کراچی سے ربوہ واپسی پر ۱۹۶۳-۶۵ء میں محاسب  
۱۹۶۶-۶۷ء میں مہتمم تحریک جدید، ۱۹۶۸-۶۹ء میں مہتمم  
مجالس بیرون (کچھ عرصہ) اور محاسب، ۱۹۶۹-۷۰ء میں  
مہتمم مجالس بیرون، ۱۹۷۰-۷۱ء میں مہتمم مقامی، ۱۹۷۱ء  
تا ۱۹۷۳ء محاسب اور ۱۹۷۳-۷۴ء میں مہتمم مجالس  
بیرون کی خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ آپ کو  
اللہ تعالیٰ نے انتظام کی اعلیٰ صلاحیتوں سے نوازا

آپ کا خدام الاحمدیہ سے بہت گہرا اور قدیم  
تعلق رہا۔ ۱۹۵۶ء سے ۱۹۵۹ء تک بطور نائب مہتمم  
تجنید و نائب مہتمم صحت و تجارت خدمت کا موقع ملا۔ اور  
پھر ۱۹۵۹ء سے اب تک ایک لمبا عرصہ ۶۵-۱۹۶۴ء  
میں بطور مہتمم تجنید، ۱۹۶۵ء تا ۱۹۶۷ء محاسب  
۱۹۶۷-۶۸ء میں محاسب و مہتمم تحریک جدید، ۱۹۶۸-۶۹ء  
میں مہتمم وقار عمل، ۱۹۶۹ء تا ۱۹۷۱ء مہتمم مال،  
۱۹۷۱ء تا ۱۹۷۳ء مہتمم صحت جسمانی، ۱۹۷۳-۷۴ء  
میں مہتمم امور طلباء کے طور پر خدمت کی سعادت نصیب  
ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو انتظامی صلاحیتوں سے  
نوازا ہے۔ مالی امور میں بھی آپ خاص دسترس رکھتے ہیں  
مزید برآں آپ نے ایک بلند پایہ علمی کتاب "اسلام کا  
وراثتی نظام" تصنیف فرمائی ہے فیصلہ عمر فائونڈیشن



یہی سرانجام دی ہیں اور اُسندہ  
پہلے سے بہت بڑھ کر خدمت اسلام سجا لانے کی  
توفیق عطا کرے۔ آمین

## ماہنامہ "خالد" و "تشخیص الاذہان" کی قیمتوں میں معمولی اضافہ

ملک میں ہر چیز کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ  
ہو چکا ہے۔ کاغذ، طباعت، کتابت وغیرہ کے نرخ  
پہلے سے بڑھ چکے ہیں۔ ادارہ خالد و تشخیص  
نے گزشتہ سال اشیاء کی گرانی کے باوجود رسائل  
کی قیمتوں میں کوئی اضافہ نہ کیا اور اس کی وجہ سے  
ادارہ دوران سال زید بار رہا۔ اب مجلس خدام لاہور  
کے نئے سال یکم نومبر ۱۹۷۷ء سے رسائل کی قیمتوں  
میں معمولی اضافہ مجبوراً کرنا پڑا۔ اضافہ شدہ قیمتیں  
درج ذیل ہیں:-

ماہنامہ خالد: سالانہ ۱۰/- فی پرچہ / ارویہ  
ماہنامہ تشخیص الاذہان: سالانہ ۸/- فی پرچہ / ۸۰/- فی  
خریداران و ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست  
ہے کہ وہ حالات کے پیش نظر اس معمولی ناگزیر اضافہ کو برداشت  
کرتے ہوئے حسب سابق ہماری ساتھ تعاون فرمائیں۔  
مبارک احمد خالد

مینجر ماہنامہ خالد و تشخیص الاذہان ربوہ

ہے اور مالی امور میں خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ سیدنا  
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے آپ کو کیل الممال  
ثانی مقرر فرمایا ہے۔ آپ پر خدا تعالیٰ کا یہ خاص فضل  
ہے کہ آپ کے والد محترم صدر انجمن احمدیہ میں بطور ناظر  
خدمت سرانجام دے رہے ہیں اور آپ تحریک جدید میں  
بطور وکیل خدمت کی سعادت پا رہے ہیں۔

مزید برآں سلسلہ کے مختلف کام آپ کے سپرد ہیں۔

## مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیکرٹری ایف۔ اے

آپ کو بھی خدام الاحمدیہ میں ایک لمبا عرصہ کام  
کرنے کی سعادت نصیب ہوئی چنانچہ پہلے زعمیم محلہ اور  
ناظم تحریک جدید مجلس ربوہ کے طور پر اور ۶۶ تا ۱۹۷۹ء  
۱۹۷۹ء مہتمم مال، ۸۰-۱۹۷۹ء میں معتمد، ۱۹۷۹ء  
میں مہتمم صحت جسمانی، ۱۹۷۹ء تا ۱۹۷۹ء میں مہتمم مقامی  
۷۹-۱۹۷۹ء میں مہتمم عمومی کے طور پر خدمات سرانجام  
دی ہیں۔ بطور مہتمم مال آپ نے بہت نمایاں کام کیا ہے۔  
آپ مالیات سے دلچسپی رکھنے والے اور ایک اچھے  
منتظم ہیں۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ ہمارے ان تینوں بھائیوں  
کو بفضلِ ایزدی لمبا عرصہ خدمت کی توفیق ملی ہے۔  
تینوں واقفِ زندگی ہیں، تینوں اپنے اپنے رنگ میں  
عمدہ انتظامی صلاحیتوں کے مالک اور مالی امور میں  
گری نظر رکھتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھائیوں کی  
ان خدمات کو قبول فرمائے جو انہوں نے ماضی



لیڈیز کیڑے کیلئے

آپ کی

اپنی

دکان

الفردوس

۸۵- انارکلی لاہور

فون نمبر ۸

سرخ مرچ اور دیگر اجناس

کی

خرید و فروخت کیلئے

ہم سے

رابطہ قائم کریں

چوہدری احسان اللہ

اینڈ سسر

نبی سر روڈ - ضلع تھرہار کر سندھ

ہر قسم کی

انگریزی

اور

پیٹنٹ ادویات

اور

مردانہ سامان آرائش

بازار سے بارعایت خریدیں

مون میڈیکل

اینڈ جنرل سٹور

چوک کوتوالی روڈ

لائل پور

فون نمبر ۵۲۸۲۱

ہر قسم کے

ریڈیو — ٹیلیویشن

ریفریجریٹر — ایرکنڈیشنرز

اور

سوئی گیس کے چولہوں

کی خرید و فروخت اور مرمت کیلئے

محمود

ٹیلیویشن کمپنی

۲۱ - ہال روڈ لاہور



# شیراز

گھر بھر کی خوشی  
اور صحت کا  
ضامن ہے



شیراز  
انٹرنیشنل لمیٹڈ  
بندر روڈ لاہور